بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

جلد 68

شمارہ 50

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

14 ربیع الثانی 1441 ہجری قمری ● 12 فتح 1398 ہجری شمسی ● 12 دسمبر 2019ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَمَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنۡ یَّغُلَّ ؕ وَمَنۡ یَّغۡلُلۡ یَاۡتِ بِمَا غَلَّ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفۡسٍ مَّا کَسَبَتۡ وَہُمۡ لَا یُظۡلَمُوۡنَ○

(آل عمران:162)

ترجمہ: اور کسی نبی کیلئے ممکن نہیں کہ وہ خیانت کرے۔ اور جو بھی خیانت کرے گا وہ اپنی خیانت (کا بدنتیجہ) قیامت کے دن اپنے ساتھ لائے گا۔ پھر ہر نفس کو پورا پورا دیا جائے گا جو اس نے کمایا۔ اور وہ ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 6؍دسمبر 2019 کو مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ) برطانیہ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

قرآن شریف کے دوسرے مقامات پر غور کرنے سے پتا لگتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اُمّی فرمایا ہے

اسی اُمّی نے کتاب اور حکمت ہی نہیں بتلائی بلکہ تزکیۂ نفس کی راہوں سے واقف کیا اور یہاں تک کہ اَیَّدَھُمۡ بِرُوۡحٍ مِّنۡہُ تک پہنچا دیا

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

رسول اُمّی صلی اللہ علیہ وسلم کا بے نظیر مقام

چونکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کل دنیا کے انسانوں کی روحانی تربیت کیلئے آئے تھے اس لئے یہ رنگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بدرجہ کمال موجود تھا اور یہی وہ مرتبہ ہے جس پر قرآن کریم نے متعدد مقامات پر حضور کی نسبت شہادت دی ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات کے مقابل اور اسی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کا ذکر فرمایا ہے۔ مَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ (الانبیاء:108) اور ایسا ہی فرمایا قُلۡ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ جَمِیۡعًا (الاعراف:159) قرآن شریف کے دوسرے مقامات پر غور کرنے سے پتا لگتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اُمّی فرمایا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوائے آپؐ کا کوئی استاد نہ تھا مگر بایں ہمہ کہ آپ امی تھے۔ حضور کے دین میں اُمِّیُّوۡن اوسط درجہ کے آدمیوں کے علاوہ اعلیٰ درجہ کے فلاسفروں اور عالموں کو بھی کر دیا جس سے قُلۡ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ جَمِیۡعًا کے معنے نہایت ہی لطیف طور پر سمجھ میں آ سکتے ہیں۔ جَمِیۡعًا کے دو معنے ہیں۔ اول تمام بنی نوع انسان یا تمام مخلوق۔ دوم تمام طبقہ کے آدمیوں کے لئے یعنی متوسط، ادنیٰ اور اعلیٰ درجہ کے فلاسفروں اور ہر ایک قسم کی عقل رکھنے والوں کے لئے۔ غرض ہر عقل اور ہر مزاج کا آدمی مجھ سے تعلق کر سکتا ہے۔

قرآن کریم کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ اسی اُمّی نے کتاب اور حکمت ہی نہیں بتلائی بلکہ تزکیۂ نفس کی راہوں سے واقف کیا اور یہاں تک کہ اَیَّدَھُمۡ بِرُوۡحٍ مِّنۡہُ (المجادلہ:23) تک پہنچا دیا۔ دیکھو اور پُرغور نظر سے دیکھو کہ قرآن شریف ہر طرز کے طالب کو اپنے مطلوب تک پہنچاتا اور ہر راستی اور صداقت کے پیاسے کو سیراب کرتا ہے لیکن خیال تو کرو کہ یہ حکمت اور معرفت کا دریا صداقت اور نور کا چشمہ کس پر نازل ہوا؟ اسی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو ایک طرف تو اُمّی کہلاتا ہے اور دوسری طرف وہ کمالات اور حقائق اس کے منہ سے نکل رہے ہیں کہ دنیا کی تاریخ میں اس کی نظیر پائی نہیں جاتی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کمال فضل ہے کہ تا لوگ محسوس کریں کہ اللہ تعالیٰ کے تعلقات انسان کے ساتھ کہاں تک ہو سکتے ہیں؟ ہماری غرض اس بیان سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تعلقات بہت نازک درجہ تک پہنچ جاتے ہیں۔ مقربین سے الوہیت کا ایسا تعلق ہو جاتا ہے کہ مخلوق پرست انسان ان کو خدا سمجھ لیتے ہیں۔ یہ بالکل درست اور صحیح ہے کہ

مردان خدا، خدا نباشند   لیکن ز خدا جدا نباشند

خدائے تعالیٰ ان کے ساتھ ایسا ہوتا ہے کہ بغیر دعاؤں کے بھی ان کی امداد کرتا ہے۔ مدعا یہ ہے کہ انسان کا اعلیٰ درجہ وہی نفس مطمئنہ ہے جس پر میں نے گفتگو شروع کی ہے۔ اسی حالت میں اور تمام حالتوں سے ایسے لوازم ہو جاتے ہیں کہ عام تعلق الٰہی سے بڑھ کر خاص تعلق ہو جاتا ہے جو زمینی اور سطحی نہیں ہوتا بلکہ علوی اور سماوی تعلق ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ اطمینان جس کو فلاح اور استقامت بھی کہتے ہیں اور اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ (الفاتحہ:6) میں بھی اسی کی طرف اشارہ ہے اور اسی راہ کی دعا تعلیم کی گئی ہے اور یہ استقامت کی راہ ان لوگوں کی راہ ہے جو مُنۡعَمۡ عَلَیۡہِمۡ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے افضال و اکرام کے مورد ہیں۔ مُنۡعَمۡ عَلَیۡہِمۡ کی راہ کو خاص طور پر بیان کرنے سے یہ مطلب تھا کہ استقامت کی راہیں مختلف ہیں مگر وہ استقامت جو کامیابی اور فلاح کی راہوں کا نام ہے۔ وہ انبیاء علیہم السلام کی راہیں ہیں۔ اس میں ایک اور اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ میں دعا انسان کی زبان، قلب اور فعل سے ہوتی ہے اور جب انسان خدا سے نیک ہونے کی دعا کرے تو اسے شرم آتی ہے مگر یہی ایک دعا ہے جو ان مشکلات کو دور کر دیتی ہے۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ (الفاتحہ:5) تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی امداد چاہتے ہیں۔

دعا کرنے سے پہلے تمام قویٰ کا خرچ کرنا ضروری ہے

اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ پر اِیَّاکَ نَعۡبُدُ کو تقدم اس لئے ہے کہ انسان دعا کے وقت تمام قویٰ سے کام لے کر خدائے تعالیٰ کی طرف آتا ہے۔ یہ ایک بے ادبی اور گستاخی ہے کہ قویٰ سے کام نہ لے کر اور قانون قدرت کے قواعد سے کام نہ لے کر آوے۔ مثلاً کسان اگر تخم ریزی کرنے سے پہلے ہی یہ دعا کرے کہ الٰہی! اس کھیت کو ہرا بھرا کر اور پھل پھول لا، تو یہ شوخی اور ٹھٹھا ہے۔ اسی کو خدا کا امتحان اور آزمائش کہتے ہیں جس سے منع کیا ہے اور کہا گیا ہے کہ خدا کو مت آزماؤ۔ جیسا کہ مسیح علیہ السلام کے مائدہ مانگنے کے قصہ میں اس امر کو بوضاحت بیان کیا گیا ہے۔ اس پر غور کرو اور سوچو۔

(ملفوظات جلد اوّل، صفحہ 104 تا 106، مطبوعہ 2018 قادیان)

126 واں جلسہ سالانہ قادیان

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 126 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 27، 28 اور 29 دسمبر 2019ء (بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ جلسہ سالانہ کے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

آپ احمدی نوجوان ہیں جنہوں نے سب دنیا میں روحانی انقلاب برپا کرنا ہے

نماز کی اہمیت کو سمجھیں اور انہیں باجماعت ادا کرنے کی کوشش کریں

یہ ایسی بابرکت عبادت ہے جو بندے کو اپنے خالق سے ملاتی ہے

بے حیائی اور فحشاء سے بچاتی ہے، اس سے دعاؤں کی توفیق ملتی اور ایمان اور معرفت میں ترقی ہوتی ہے

کوئی احمدی نوجوان ایسا نہیں ہونا چاہئے جو دنیاداروں کی طرح غفلت میں زندگی بسر کرے

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ فن لینڈ منعقدہ 8،9 رجون 2019 کے موقع پر سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی **پیغام**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هو النّاصر

اسلام آباد یو کے

K-20-5-19

پیارے ممبران مجلس خدام الاحمدیہ فن لینڈ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو 8۔9 جون 2019ء کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بار بار نماز کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ سورۃ البقرۃ آیت نمبر 22 میں فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ یعنی اے لوگو! تم عبادت کرو اپنے رب کی، جس نے تمہیں پیدا کیا اور ان کو بھی جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

آپ احمدی نوجوان ہیں جنہوں نے سب دنیا میں روحانی انقلاب برپا کرنا ہے۔ روحانیت میں ترقی کی پہلی سیڑھی نماز ہے۔ جوانی میں عبادت خدا تعالیٰ کے ہاں خاص مقبولیت رکھتی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت کے دن جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے سایہ کرے گا ان میں وہ نوجوان بھی ہوگا جس کا دل ہر وقت مسجد کے ساتھ معلق رہتا ہے۔ جوانی کی عمر میں عبادت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اگر اس نے یہ زمانہ خدا کی بندگی، اپنے نفس کی آراستگی اور خدا کی اطاعت میں گزارا ہو گا تو اس کا اسے یہ پھل ملے گا کہ پیرانہ سالی میں جبکہ وہ کسی قسم کی عبادت وغیرہ کے قابل نہ رہے گا اور کسل اور کاہلی اسے لاحق حال ہو جاوے گی تو فرشتے اس کے نامۂ اعمال میں وہی نماز، روزہ، تہجد وغیرہ لکھتے رہیں گے جو کہ وہ جوانی کے ایام میں بجالاتا تھا اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے کہ اس کی ذاتِ پاک اپنے بندہ کو معذور جان کر باوجود اس کے کہ وہ عمل بجا نہیں لاتا پھر بھی وہی اعمال اس کے نام درج ہوتے رہتے ہیں۔“

(ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 199 حاشیہ)

پس نماز کی اہمیت کو سمجھیں اور انہیں باجماعت ادا کرنے کی کوشش کریں۔ یہ ایسی بابرکت عبادت ہے جو بندے کو اپنے خالق سے ملاتی ہے۔ بے حیائی اور فحشاء سے بچاتی ہے۔ اس سے دعاؤں کی توفیق ملتی اور ایمان اور معرفت میں ترقی ہوتی ہے۔ کوئی احمدی نوجوان ایسا نہیں ہونا چاہئے جو دنیاداروں کی طرح غفلت میں زندگی بسر کرے۔ مسجد یا جماعتی انتظام کے تحت جو بھی نماز سنٹر قریب ہو وہاں جا کر نماز باجماعت ادا کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 28 رجون 2019)

کلامُ الامام

تقویٰ میں ترقی کرو

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 435)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

کلامُ الامام

نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرو

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 263)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ خلافت اور جماعت سے جڑنے والوں کی رہنمائی فرماتا ہے

(خطبہ جمعہ 24 رمئی 2019)

طالب دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرنے کیلئے اپنی حالتوں کو سنوارنے کی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ 24 رمئی 2019)

طالب دعا: اے۔ شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلا پالم (تامل ناڈو)

خطبہ جمعہ

ہم تو آپؐ کے دائیں بھی لڑیں گے بائیں بھی اور آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی

غزوۂ بدر میں اللہ کی راہ میں قتال کرنے والے پہلے گھڑسوار ہونے کا شرف آپؓ کو حاصل ہوا

اخلاص و وفا کے پیکر بدری صحابی، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تیر انداز حضرت مقداد بن اسودؓ کی سیرتِ مبارکہ کا بیان

کسی آزمائش کی اور سختی کی دعا نہیں کرنی چاہیے نہ خواہش کرنی چاہیے لیکن اگر ابتلا آ جائے، امتحان آ جائے تو پھر صبر دکھانا چاہیے

ہمارے سب افسروں کو بھی یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ اول تو خواہش نہیں کرنی اور جب افسر بنایا جائے، عہدہ دیا جائے تو اللہ تعالیٰ سے اس عہدے کے شر سے بچنے کی بھی دعا مانگنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ کبھی تکبر پیدا نہ کرے اور اس کا فضل مانگنا چاہیے

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اسلام کی حقیقت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہونے کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے اندر خشیت بھی پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 22 رنومبر 2019ء بمطابق 22 رنبوّت 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (سرے) یو کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ-
اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ- اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ-
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

بدری صحابہ کے ذکر میں آج میں حضرت مقداد بن اسود یا مقداد بن عمروؓ کا ذکر کروں گا۔ ان کا اصل نام مقداد بن عمروؓ ہے حضرت مقداد کے والد کا نام عمرو بن ثعلبہ تھا جو بنی بَھْرَاء سے تھے۔ البتہ حضرت مقداد کو اسود بن یغوث کی طرف منسوب کیا جاتا ہے کیونکہ اس نے انہیں بچپن میں اپنا متبنّیٰ بنالیا تھا۔ اس لیے مقداد بن اسودؓ کے نام سے معروف ہو گئے۔

(سنن الترمذی کتاب الزھد باب مَا جَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الْمِدْحَۃِ وَالْمَدَّاحِیْنَ حدیث 2393)
(ابن ہشام صفحہ 151 باب ذکر ھجرۃ الاولیٰ الی ارض الحبشۃ مطبوعہ دار ابن حزم 2009ء)

حضرت مقداد کے والد عمرو بن ثعلبہ قبیلہ بَھْرَاء سے تعلق رکھتے تھے جو یمن کے علاقے میں قُضَاعَہ کا ایک قبیلہ تھا۔ زمانۂ جاہلیت میں ان کے والد عمرو کے ہاتھوں کسی کا قتل ہو گیا جس وجہ سے وہ بھاگ کر حَضْرَمَوْت، جو سمندر کے کنارے عدن کے شرقی جانب یمن میں ایک علاقہ ہے وہاں چلے گئے اور وہاں کِنْدَہ قبیلے کے حلیف بن گئے جس بنا پر کِنْدِی کہلائے جانے لگے۔ وہاں ایک خاتون سے عمرو نے شادی کر لی جس سے حضرت مقدادؓ پیدا ہوئے۔ جب مقدادؓ بڑے ہوئے تو ان کا ابوشَمِر بن حَجَر کِنْدِی سے جھگڑا ہو گیا۔ انہوں نے شَمِر کی ٹانگ تلوار سے کاٹ دی اور پھر مکہ بھاگ آئے اور اَسْوَد بن عَبْدِ یَغُوث کے حلیف بن گئے۔ مقدادؓ نے اپنے والد کو خط لکھا تو وہ بھی پھر مکہ آ گئے۔ اسود نے مقداد کو اپنا متبنّیٰ بنالیا تھا جس وجہ سے ان کو مقداد بن اسود بھی کہا جانے لگا اور عموماً اسی نام سے مشہور ہو گئے لیکن جب آیت اُدْعُوْھُمْ لِاٰبَآئِھِمْ (الاحزاب: 6) یعنی ان کو، بچوں کو، لے پالکوں کو بھی ان کے باپوں کے نام سے پکارو تو انہیں مقداد بن عمرو کہا جانے لگا لیکن شہرت مقداد بن اسود کے نام سے تھی۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کا یہی حکم ہے کہ اُدْعُوْھُمْ لِاٰبَآئِھِمْ کہ لے پالکوں کو بھی اور جو کسی کے ساتھ منسوب ہیں، اصل نسب جو ہے وہ باپ کا ہے اس لیے باپ سے پکارا جانا چاہیے۔ حضرت مقدادؓ کی کنیت ابومَعْبَد کے علاوہ ابواسود، ابوعمر اور ابوسعید بھی بیان کی جاتی ہے۔

ایک دفعہ حضرت مقدادؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ نے پوچھا کہ تم شادی کیوں نہیں کرتے؟ حضرت مقدادؓ نے کہا کہ آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں تو پھر اپنی بیٹی کی شادی مجھ سے کر دیں۔ اس پر حضرت عبدالرحمٰنؓ غصّے میں آ گئے اور انہیں ڈانٹ دیا۔ حضرت مقدادؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس امر کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَیں تمہاری شادی کرواتا ہوں۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت زبیر بن عبدالمطلب کی بیٹی ضباعۃ سے ان کی شادی کروا دی۔

(شرح الزرقانی جلد 5 صفحہ 213 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء)(معجم البلدان جلد 2 صفحہ 311 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)(ابن ہشام صفحہ 151 باب ذکر ھجرۃ الاولیٰ الی ارض الحبشۃ مطبوعہ دار ابن حزم 2009ء)(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 85 مقداد بن عمرو دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء)(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ جلد 6 صفحہ 160 المقداد بن الاسود دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2005ء)

حضرت ضُبَاعَۃ حضرت زُبیرؓ اور عاتِکہ بنت ابی وھب کی بیٹی تھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شادی حضرت مقداد سے جب کروائی تو ان کے ہاں اولاد ہوئی۔ ان کے دو بچے پیدا ہوئے کریمہ اور عبداللہ۔ عبداللہ جنگِ جمل میں حضرت عائشہ کی طرف سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ضباعۃ کو خیبر میں سے چالیس وسق کھجوریں عطا کی تھیں۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جزء 8 فی النساء ذکر بنات عمومۃ رسول اللہ صفحہ 38 دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 1990ء)

اور یہ تقریباً ڈیڑھ سو من یا کہہ لیں کہ چھ ہزار کلو کے قریب بنتا ہے۔

(لغات الحدیث جلد چہارم صفحہ 487 ''وسق'' لغات الحدیث جلد دوم صفحہ 648 ''صاع'')

حضرت مقدادؓ کے ایک بیٹے کا نام مَعْبَد بھی تھا۔

(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ جلد 6 صفحہ 207 معبد بن مقداد، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2005ء)

حضرت مقداد کی بیٹی کریمہ آپؓ کا حلیہ بیان کرتی ہیں کہ ان کا قد لمبا اور رنگ گندمی تھا۔ پیٹ بڑا اور سر میں کثرت سے بال تھے۔ وہ اپنی داڑھی کو زرد رنگ لگایا کرتے تھے جو خوب صورت تھی۔ نہ بڑی تھی اور نہ چھوٹی تھی۔ آنکھیں سیاہ تھیں اور ابرو باریک اور لمبے تھے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 87 دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء)

حضرت مقدادؓ کے قبولِ اسلام کا واقعہ اس طرح ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مقدادؓ ان سات صحابہ میں سے تھے جنہوں نے مکے میں اپنے اسلام کا سب سے پہلے اظہار کیا تھا۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ جلد 5 صفحہ 243 دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء)

اس کی تفصیل پہلے میں حضرت عمار بن یاسرؓ کے ضمن میں بیان کر چکا ہوں۔ حضرت مقدادؓ کی مدینہ کی طرف ہجرت کے بارے میں آتا ہے کہ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے مسلمانوں میں حضرت مقدادؓ بھی شامل تھے۔ کچھ عرصے بعد مکہ واپس آ گئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے تو اس وقت حضرت مقدادؓ ہجرت نہ کر سکے۔ پھر وہ مکّے میں اس وقت تک رہے جب تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عُبَیْدَہ بن حَارِثؓ کی سرکردگی میں ایک سریہ بھیجا۔ حضرت مقدادؓ اور حضرت عُتْبَہ بن غَزْوَانؓ عکرمہ بن ابوجہل کی کمان میں اس غرض سے لشکر میں شامل ہوئے تھے کہ وہ دونوں موقع پا کر مسلمانوں سے جا ملیں گے۔ (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ جلد 5 صفحہ 242 دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء)

اس کی تفصیل بھی میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ تھوڑی سی مختصر جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سیرت خاتم النبیین میں لکھی ہے وہ کچھ بیان کر دیتا ہوں۔ وہ اس طرح ہے کہ

''غزوۂ وَدَّان سے واپس آنے پر ماہ ربیع الاول کے شروع میں آپؐ نے اپنے ایک قریبی رشتہ دار عُبَیْدَۃ بن الحَارِث مُطَّلِبی کی امارت میں ساٹھ شتر سوار مہاجرین کا ایک دستہ روانہ فرمایا۔ اس مہم کی غرض بھی قریش مکہ کے

حملوں کی پیش بندی تھی۔ ’’ان کو روکنا تھا‘‘ چنانچہ جب عُبَیْدَۃ بن الحارث اوران کے ساتھی کچھ مسافت طے کر کے ثَنِیَّۃُ الْمَرَّ ۃ کے پاس پہنچے تو ناگاہ کیا دیکھتے ہیں کہ قریش کے دوسو مسلح نوجوان عکرمہ بن ابوجہل کی کمان میں ڈیرہ ڈالے پڑے ہیں۔ فریقین ایک دوسرے کے سامنے ہوئے اور ایک دوسرے کے مقابلے میں کچھ تیراندازی بھی ہوئی لیکن پھر مشرکین کا گروہ یہ خوف کھا کر کہ مسلمانوں کے پیچھے کچھ کمک مخفی ہوگی۔‘‘ کچھ کمک چھپی ہوئی ہو گی ’’ان کے مقابلہ سے پیچھے ہٹ گیا اور مسلمانوں نے ان کا پیچھا نہیں کیا۔ البتہ مشرکین کے لشکر میں سے دو شخص مِقْدَاد بن عَمْرو اور عُتْبَہ بن غَزْوَان، عِکْرِمَہ بن ابوجہل کی کمان سے خودبخود بھاگ کر مسلمانوں کے ساتھ آملے اور لکھا ہے کہ وہ اسی غرض سے قریش کے ساتھ نکلے تھے کہ موقعہ پا کر مسلمانوں میں آملیں کیونکہ وہ دل سے مسلمان تھے مگر بوجہ اپنی کمزوری کے قریش سے ڈرتے ہوئے ہجرت نہیں کر سکتے تھے اور ممکن ہے کہ اسی واقعہ نے قریش کو بددل کر دیا ہو اور انہوں نے اسے بدفال سمجھ کر پیچھے ہٹ جانے کا فیصلہ کر لیا ہو۔ تاریخ میں یہ مذکور نہیں ہے کہ قریش کا یہ لشکر جو یقیناً کوئی تجارتی قافلہ نہیں تھا اور جس کے متعلق ابن اسحاق نے جَمْعٌ عَظِیْمٌ (یعنی ایک بڑا لشکر) کے الفاظ استعمال کیے ہیں کسی خاص ارادہ سے اس طرف آیا تھا لیکن یہ یقینی ہے کہ ان کی نیت بخیر نہیں تھی اور یہ خدا کا فضل تھا کہ مسلمانوں کو چوکس پا کر اور اپنے آدمیوں میں سے بعض کو مسلمانوں کی طرف جاتا دیکھ کر ان کو ہمت نہیں ہوئی اور وہ واپس لوٹ گئے اور صحابہ کو اس مہم کا یہ عملی فائدہ ہو گیا کہ دو مسلمان روحیں قریش کے ظلم سے نجات پاگئیں۔‘‘ (سیرت خاتم النبیینؐ صفحہ 328-329)

مدینہ ہجرت کے وقت حضرت مقداد بن اسودؓ حضرت کلثوم بن ہِدْمؓ کے گھر ٹھہرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مقدادؓ اور حضرت جَبَّار بن صَخْرؓ کے مابین مؤاخات قائم کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مقدادؓ کو بنو حُدَیْلَہ، انصار کے قبیلہ خزرج کی ایک شاخ ہے ان کے محلے میں رہائش کے لیے جگہ عطا فرمائی تھی۔ حضرت اُبَی بن کَعْبؓ نے انہیں اس محلے میں رہنے کی دعوت دی تھی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 86 داراحیاء التراث بیروت لبنان 1996ء)

حدیثوں میں رات کو بکری کا دودھ پینے کا جو ایک واقعہ بیان ہوتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تین شخص جو دودھ رکھتے تھے اس کا تعلق حضرت مقدادؓ سے ہی ہے۔ وہ دودھ بھی ایک صحابی پی گئے۔

حضرت مقدادؓ یہ روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ مَیں اور میرے دو ساتھی مدینہ ہجرت کر کے آئے اور ہمارے کان اور آنکھیں مشقت کی وجہ سے متاثر ہو گئی تھیں۔ ہم اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ پر پیش کرنے لگے کہ کسی کے ساتھ ٹھہر جائیں مگر کسی نے ہمیں قبول نہ کیا تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ ہمیں اپنے گھر لے گئے تو وہاں تین بکریاں تھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا دودھ ہم سب کے لیے دوہ لیا کرو۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم دودھ دوہتے اور ہم میں سے ہر شخص اپنا حصہ پی لیتا اور ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے آپؐ کا حصہ رکھ دیتے۔ وہ کہتے ہیں کہ رات آپؐ تشریف لاتے اور اتنی آواز میں السلام علیکم کہتے کہ سونے والا بیدار نہ ہو اور جو جاگ رہا ہو وہ سن لے۔ کہتے ہیں کہ پھر آپؐ مسجد تشریف لے جاتے اور نماز پڑھتے۔ پھر اپنے حصے کا دودھ لیتے اور نوش فرماتے۔ کہتے ہیں کہ ایک رات میرے پاس شیطان آیا جبکہ میں اپنا حصہ پی چکا تھا یعنی شیطانی خیال میرے دل میں آیا۔ اس نے کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے پاس جاتے ہیں اور انصار آپؐ کو تحفہ پیش کرتے ہیں۔ آپؐ کو اس گھونٹ کی یعنی تھوڑے سے دودھ کی جو آپؐ کے حصے کا رکھا ہوا تھا کوئی ضرورت نہیں ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں میں نے وہ حصہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے رکھا ہوا تھا وہ لے کر پی لیا۔ جب وہ میرے پیٹ میں چلا گیا، عربوں کا بیان کرنے کا اپنا ایک طریقہ ہے۔ کہتے ہیں میرے پیٹ میں چلا گیا، مَیں جان گیا کہ اب اس کے حصول کی کوئی راہ نہیں۔ بس یہ اب واپس نہیں آسکتا تو کہتے ہیں کہ شیطان نے مجھے نادم کیا اور کہا کہ تیرا برا ہو یہ تو نے کیا کیا! تو نے محمدؐ کے حصے کا دودھ پی لیا ہے۔ وہ تشریف لائیں گے اور اسے نہ پائیں گے تو وہ تیرے خلاف دعا کریں گے اور تُو ہلاک ہو جائے گا اور تیری دنیا و آخرت تباہ ہو جائے گی۔ شیطان نے ندامت کیوں کی؟ حضرت مقدادؓ نے یہ فقرہ کیوں بولا؟ اس لیے کہ شیطان نے یہ وسوسہ آپ کے دل میں ڈالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے لیے بددعا کریں گے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو رحمۃ للعالمین ہیں۔ اس چھوٹی سی بات پر انہوں نے کیوں دعا کرنی تھی۔ تو یہ خیال بھی شیطانی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لیے بددعا کریں گے۔ بہرحال کہتے ہیں یہ خیال میرے دل میں آیا کہ دعا کریں گے تو میں ہلاک ہو جاؤں گا اور دنیا و آخرت تباہ ہو جائے گی۔ کہتے ہیں کہ میرے اوپر ایک چادر تھی جب میں اسے اپنے پاؤں پر ڈالتا تو میرا سر باہر رہ جاتا اور جب سر پر ڈالتا تو میرے پاؤں باہر نکل جاتے اور مجھے نیند نہ آتی تھی۔ میرے دونوں ساتھی تو سو گئے تھے۔ انہوں نے وہ نہیں کیا تھا جو میں نے کیا تھا یعنی وہ دودھ پی لیا تھا۔

کہتے ہیں کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپؐ نے السلام علیکم کہا جیسے کہا کرتے تھے۔ پھر مسجد گئے اور نماز پڑھی یعنی نفل پڑھے۔ پھر اپنے مشروب کی طرف آئے۔ دودھ کا جو گلاس رکھا ہوا تھا اس کی طرف آئے۔ اس کا ڈھکنا اٹھایا تو اس میں کچھ بھی نہیں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف سر اٹھایا۔ کہتے ہیں میں جاگ رہا تھا۔ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ مجھے خیال آیا کہ اب آپ میرے خلاف دعا کریں گے۔ یعنی مجھے بددعا دیں گے اور مَیں ہلاک ہو جاؤں گا۔ لیکن آپؐ نے فرمایا کہ اَللّٰھُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِیْ، وَأَسْقِ مَنْ أَسْقَانِیْ۔ یعنی اے اللہ! جو مجھے کھلائے اس کو تُو کھلا اور جو مجھے پلائے تُو اس کو پلا۔ کہتے ہیں کہ یہ سن کر مَیں نے اپنی چادر لی۔ اپنے اوپر مضبوطی سے اسے باندھا۔ جاگ تو میں رہا تھا اور چھری لے کر باہر گیا کہ یہ جو باہر بکریاں کھڑی ہیں ان میں سے جو سب سے اچھی، موٹی، صحت مند بکری ہے اس کی طرف چل پڑا کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ذبح کروں۔ کہتے ہیں جب میں وہاں پہنچا تو میں نے دیکھا کہ اس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہیں بلکہ ان سب کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے یعنی ساری بکریوں کے۔ پھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کا ایک برتن لایا۔ ان کو خیال بھی نہ ہوتا تھا کہ اس میں دودھ دوہ کر اس کو بھریں گے۔ کہتے ہیں کہ میں نے اس میں دودھ دوہا یہاں تک کہ اس کے اوپر تک جھاگ آگئی، برتن پورا بھر گیا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم لوگوں نے آج رات اپنے حصے کا دودھ پی لیا تھا؟ وہ کہتے ہیں مَیں نے کہا یا رسول اللہ! یہ نہ پوچھیں آپؐ۔ آپؐ یہ دودھ پئیں۔ آپؐ نے پیا پھر مجھے دے دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اَور پئیں۔ آپؐ نے پھر پیا۔ پھر مجھے دے دیا۔ جب مجھے محسوس ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیر ہو گئے ہیں، آپؐ کا پیٹ بھر گیا ہے۔ جتنی آپؐ کی خوراک تھی اتنا دودھ آپؐ نے پی لیا ہے اور یہ بھی مجھے خیال آیا کہ میں نے اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا بھی لے لی ہے۔ یہی دعا کی تھی ناں کہ اللہ جو مجھے پلائے اس کو پلا اور جو مجھے کھلائے اس کو کھلا۔ کہتے ہیں اب دودھ بھی پلا دیا تھا اور مَیں نے دعا بھی لے لی تو مَیں ہنس پڑا اور میں اتنا ہنسا کہ بے اختیار زمین پر جا رہا۔ یعنی یہاں تک کہ ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو گیا۔ کہتے ہیں کہ جب آپؐ نے مجھے ہنستے دیکھا تو اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے مقداد! تیری کوئی شرارت ہے۔ آپؐ نے فرمایا مجھے لگتا ہے تم نے کوئی شرارت کی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ساتھ یوں ہوا ہے، اور مَیں نے یہ کیا تھا سارا قصہ سنا دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہے۔ یہ بات تو نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتائی تاکہ ہم اپنے دونوں ساتھیوں کو جگا لیتے وہ بھی اس سے پیتے۔ رحمت سے حصہ پاتے۔ کہتے ہیں میں نے کہا اس کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے جب آپؐ نے وہ رحمت پالی اور آپؐ کے ساتھ مَیں نے بھی وہ رحمت پالی تو اب مجھے کوئی پروا نہیں کہ لوگوں میں سے کون اسے حاصل کرتا ہے۔ مجھے تو اپنی فکر تھی کیونکہ میں نے ہی وہ جرم کیا تھا۔

(صحیح مسلم کتاب الاشربہ باب اکرام الضیف وفضل ایثارہ حدیث 2055)

حضرت مقدادؓ نے غزواتِ بدر، احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی تھی۔ حضرت مقداد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تیراندازوں میں سے بیان کیے جاتے ہیں۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 86 داراحیاء التراث بیروت لبنان 1996ء)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے موقع پر میں نے مقداد بن اسودؓ کی بات کا ایک ایسا منظر دیکھا کہ اگر مجھ کو حاصل ہو جاتا تو مجھے وہ ان تمام نیکیوں سے عزیز تر ہوتا جو ثواب میں اس ایک منظر کے برابر ہو۔ کہتے ہیں ہوا یوں کہ مقداد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جبکہ آپؐ مشرکوں کے خلاف دعا کر رہے تھے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! ہم اس طرح نہیں کہیں گے جس طرح موسیٰ کی قوم نے کہا تھا کہ

فَاذْھَبْ اَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَا۔ وَلٰكِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ، یعنی جا تُو اور تیرا رب دونوں جا کر لڑو۔ نہیں بلکہ ہم تو آپؐ کے دائیں بھی لڑیں گے بائیں بھی اور آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ کا چہرہ چمکنے لگا اور مقداد کی اس بات نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کر دیا۔

(صحیح البخاری کتاب المغازی باب قول اللہ تعالیٰ اذ تستغیثون ربکم ...... حدیث 3952)

سیرت خاتم النبیین میں جنگِ بدر کے حوالے سے اس کی کچھ تفصیل اس طرح بیان ہوئی ہے کہ دشمن کی خبر پا کر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ارادے جاننے کے لیے اور اگر وہ حملہ کرتے ہیں تو ان کے حملے کو روکنے کے لیے بدر کی طرف روانہ ہوئے تو رَوْحَاء کے قریب پہنچ کر آپؐ نے بَسِیْس اور عَدِی نامی دو صحابیوں کو دشمن کی حرکات وسکنات کا علم حاصل کرنے کے لیے بدر کی طرف روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ وہ بہت جلد خبر لے کر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’احباب جماعت تقویٰ اور روحانیت میں ترقی کریں اور یہی جماعت کے قیام کا مقصد ہے‘‘

(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اپنے عملی نمونوں سے اپنے ماحول کو اسلام کی خوبیوں کے بارے میں بتانا ہے

(اختتامی خطاب بر موقع جلسہ سالانہ بلجیم 2018)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

واپس آئیں۔ روحاء سے آگے روانہ ہو کر جب مسلمان وادئ صَفُرا کے ایک پہلو سے گزرتے ہوئے ذَفُرَان میں پہنچے، یہ بھی ایک جگہ کا نام ہے جو بدر سے صرف ایک منزل ورے ہے تو اطلاع موصول ہوئی کہ قافلے کی حفاظت کے لیے قریش کا ایک بڑا اجرار لشکر مکہ سے آ رہا ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر تمام صحابہ کو جمع کر کے انہیں اس خبر سے اطلاع دی اور پھر ان سے مشورہ پوچھا کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ بعض صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ظاہری اسباب کا خیال کرتے ہوئے تو یہی بہتر ہے کہ قافلہ سے سامنا ہو۔ ہم دیکھیں کہ جو تجارتی قافلہ جا رہا ہے ان کی نیت کیا ہے یا وہ کیا چاہتے ہیں؟ کیونکہ وہ لشکر اگر جنگ کے لیے آ رہا ہے تو اس کے مقابلے کے لیے ہم ابھی پوری طرح تیار نہیں ہیں۔ مگر آپؐ نے اس رائے کو پسند نہیں فرمایا۔

مدینہ سے چلتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اکثر صحابہؓ کو جو آپؐ کے ساتھ چلے تھے علم نہیں تھا کہ ہم جنگ کے لیے جا رہے ہیں کیونکہ جنگ کی بھی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔ بلکہ ان کو یہ تھا کہ ایک قافلہ ہے اس کو دیکھتے ہیں کہ ان کی نیت کیا ہے؟ اور پھر اگر انہوں نے کوئی حملہ کیا تو چھوٹا قافلہ ہوگا اس سے لڑ لیں گے لیکن لشکر کا اور با قاعدہ جنگ کا تو مدینہ سے نکلتے ہوئے صحابہؓ کو خیال بھی نہیں تھا لیکن بہرحال جب آپؐ نے پوچھا تو بعض نے کہا کہ لشکر کا مقابلہ تو ہم کر نہیں سکتے اس لیے ہمیں نہیں کرنا چاہیے۔ آپؐ نے اس رائے کو پسند نہیں فرمایا۔

دوسری طرف اکابر صحابہ نے یہ مشورہ سنا تو اٹھ اٹھ کر جاں نثارانہ تقریریں کیں اور عرض کیا کہ ہمارے جان و مال سب خدا کے ہیں۔ ہم ہر میدان میں ہر خدمت کے لیے حاضر ہیں۔ چنانچہ مقداد بن اسودؓ نے جن کا دوسرا نام مقداد بن عمروؓ بھی تھا جو اصل نام ہے۔ کہا یا رسول اللہ! ہم موسیٰؑ کے اصحاب کی طرح نہیں ہیں کہ آپؐ کو یہ جواب دیں کہ جا تُو اور تیرا خدا جا کر لڑو ہم یہیں بیٹھے ہیں بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ آپؐ جہاں بھی چاہتے ہیں چلیں ہم آپؐ کے ساتھ ہیں۔ ہم آپؐ کے دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے ہو کر لڑیں گے۔ آپؐ نے یہ تقریر سنی تو آپؐ کا چہرۂ مبارک خوشی سے تمتمانے لگا مگر اس موقع پر بھی آپؐ انصار کے جواب کے منتظر تھے اور چاہتے تھے کہ وہ بھی کچھ بولیں کیونکہ آپؐ کو یہ خیال تھا کہ شاید انصار یہ سمجھتے ہوں کہ بیعتِ عقبہ کے ماتحت ہمارا فرض صرف اس قدر ہے کہ اگر عین مدینہ پر کوئی حملہ ہو تو اس کا دفاع کریں۔ چنانچہ باوجود اس قسم کی جاں نثارانہ تقریروں کے جو مہاجر صحابہ نے کیں آپؐ یہی فرماتے گئے کہ اچھا پھر مجھے مشورہ دو کہ کیا کیا جاوے۔ سعد بن معاذؓ جو اوس قبیلے کے رئیس تھے انہوں نے آپؐ کے منشا کو سمجھا اور انصار کی طرف سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! شاید آپؐ ہماری رائے پوچھتے ہیں۔ خدا کی قسم! جب ہم آپؐ کو سچا سمجھ کر آپؐ پر ایمان لے آئے ہیں تو ہم نے اپنا ہاتھ آپؐ کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا ہے تو پھر اب آپؐ جہاں چاہیں چلیں ہم آپؐ کے ساتھ ہیں اور اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے اگر آپؐ ہمیں سمندر میں کود جانے کو کہیں تو ہم کود جائیں گے اور ہم میں سے ایک فرد بھی پیچھے نہیں رہے گا اور آپؐ ان شاء اللہ ہم کو لڑائی میں صابر پائیں گے اور ہم سے وہ بات دیکھیں گے جو آپؐ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ تقریر سنی تو بہت خوش ہوئے اور فرمایا۔

سِيْرُوْا وَابْشِرُوْا فَاِنَّ اللهَ قَدْ وَعَدَنِيْ اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ وَاللهِ لَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مَصَارِعِ الْقَوْمِ یعنی تو پھر اللہ کا نام لے کر آگے بڑھو اور خوش ہو کیونکہ اللہ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ کفار کے ان دو گروہوں یعنی لشکر یا قافلہ جو ہے ان میں سے کسی ایک گروہ پر وہ ہم کو ضرور غلبہ دے گا اور خدا کی قسم! میں گویا اس وقت وہ جگہیں دیکھ رہا ہوں جہاں دشمن کے آدمی قتل ہو ہو کر گریں گے۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ صفحہ 354-355)

پھر حضرت مقدادؓ کے بارے میں ایک یہ بھی آتا ہے کہ غزوۂ بدر میں اللہ کی راہ میں قتال کرنے والے پہلے گھڑ سوار ہونے کا شرف آپؓ کو حاصل ہوا۔ ان کے گھوڑے کا نام سَبْحَہ تھا۔ ایک روایت کے مطابق غزوۂ بدر میں مسلمانوں کے دو گھوڑوں کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ بدر کے دن ہمارے پاس دو گھوڑے تھے ایک حضرت زبیر بن عوامؓ کا تھا اور دوسرا حضرت مقداد بن اسودؓ کا۔ ابن ہشام کے مطابق غزوۂ بدر کے دن مسلمانوں کے پاس تین گھوڑے تھے۔ حضرت مَرْثَد بن ابو مرثدؓ کے پاس گھوڑا تھا جس کا نام سَبَلْ تھا۔ حضرت مقداد بن عمروؓ کے پاس گھوڑا تھا جس کا نام بَعْزَجَہ تھا یا سَبْحَہ تھا اور حضرت زبیر بن عوامؓ کے پاس گھوڑا تھا جسکا نام یَعْسُوب تھا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 86 دار احیاء التراث بیروت لبنان 1996ء)(دلائل النبوة و للبیہقی جلد 3 صفحہ 39 دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2002ء)(السیرۃ النبویہ لابن ہشام صفحہ 452 اسماء خیل المسلمین یوم بدر، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2001ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے مختلف تاریخوں سے سیرت خاتم النبیین میں جو لکھا ہے اس کے مطابق غزوۂ بدر میں مسلمانوں کے پاس صرف دو گھوڑے تھے۔ بعض کتابوں میں جیسا کہ میں نے کہا ہے تین کا ذکر ملتا ہے۔ بعض میں پانچ کا ذکر بھی ملتا ہے۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے صفحہ 353)(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ جلد 2 صفحہ 260 باب غزوۃ بدر الکبریٰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء)(السیرۃ الحلبیۃ جلد 2 صفحہ 205 باب ذکر مغازیہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

بہرحال یہ گھوڑے دو تھے یا تین تھے یا پانچ تھے لیکن یہ ثابت ہے کہ مسلمانوں کے جنگی سامان اور کافروں کے جنگی سامان میں کوئی نسبت ہی نہیں تھی اور کافروں کے ساز و سامان کے مقابلے میں مسلمان نہتے ہی کہلا سکتے ہیں لیکن اس کے باوجود دشمن کے مقابلے کے لیے جب کھڑے ہوئے تو جیسا کہ مہاجرین نے بھی اور انصار نے بھی آپؐ سے جو عہد کیا تھا اس کو پورا کر کے دکھایا۔

حضرت مقداد بن عمرو کندی قبیلہ بنو زُہرَہ کے حلیف تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر میں شریک تھے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! بتائیں اگر کفار میں سے کسی شخص سے میرا مقابلہ ہو جائے اور ہم دونوں لڑ پڑیں اور وہ میرا ایک ہاتھ تلوار سے کاٹ ڈالے اور پھر مجھ سے ایک درخت کی پناہ لے کر یہ کہے۔ پھر دوڑ جائے اور ایک درخت کے پیچھے چھپ جائے اور یہ کہے کہ میں اللہ کی خاطر مسلمان ہو گیا۔ یا رسول اللہ! کیا اب میں اسے مار ڈالوں جب کہ اس نے ایسی بات کہی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسے قتل نہ کرو۔ حضرت مقدادؓ نے کہا یا رسول اللہ! اس نے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا ہے اور پھر اس کے بعد ایسا کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے قتل نہ کرو کیونکہ اگر تم نے اسے قتل کر دیا تو وہ تمہارے اُس درجے پر ہو جائے گا جو تم کو اُس کے قتل کرنے سے پہلے حاصل تھا یعنی ایمان کا درجہ اور تم اس کے درجے پر ہو جاؤ گے جو اس کو اس کے کلمہ کے کہنے سے پہلے حاصل تھا یعنی کافر ہونے کی حالت میں جس کو اس نے کہا تھا۔ (صحیح البخاری کتاب المغازی باب 12 حدیث 4019)

تو یہ قیاسی بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کی کہ اس طرح ہو کہ اس نے میرا ہاتھ بھی کاٹ دیا ہو پھر درخت کے پیچھے چھپ کے وہ کلمہ پڑھ لے اور اللہ کی خاطر کہے میں مسلمان ہو گیا ہوں تو کیا میں بدلہ لوں؟ آپؐ نے کہا نہیں۔ اگر لو گے تو وہ کافر مومن ہوگا اور تم ایمان کے باوجود اس کافر کی جگہ کھڑے ہو گے۔

یہ ہے کلمہ پڑھنے والے کا مقام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا اور آج کل کے علماء کہلانے والے اور اسلامی حکومتیں ان کے یہ عمل دیکھیں۔ کاش یہ خود دیکھیں کہ اس حدیث کے مطابق وہ کس مقام پر کھڑے ہیں۔ مومن کے مقام پر یا کافر کے مقام پر؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ قبیلہ بنو غَفَّار کے ایک چرواہے کی نگرانی میں مدینے سے باہر چر رہے تھے اور اس چرواہے کی بیوی بھی ساتھ تھی۔ بنو فَزَارَہ کے عُیَیْنَہ بن حِصْن نے بنو غَطَفَان کے کچھ گھڑ سواروں کے ساتھ مل کر حملہ کیا اور چرواہے کو مار ڈالا اور اس کی بیوی اور اونٹوں کو ساتھ لے گئے۔ حضرت سلمہ بن اکوعؓ کو سب سے پہلے ان لوگوں کا علم ہوا۔ ان کے ساتھ حضرت طَلْحہ بن عُبید اللہ کا غلام گھوڑا لے کر نکلا۔ جب حضرت سلمہؓ ثَنِیَّۃُ الْوَدَاع، اس وادی کے نام کے بارے میں مختلف رائے ہیں۔ بعض کے نزدیک یہ مدینے سے باہر وہ مقام تھا جہاں مکہ کی طرف جانے والے لوگوں کو وداع کیا جاتا تھا جبکہ دوسرے قول کے مطابق یہ ملک شام کی جانب مدینہ سے باہر ایک مقام ہے اور غزوۂ تبوک سے واپسی پر اہل مدینہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہاں استقبال کیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ سے بعض سرایا کو وداع فرمایا تھا۔ بہرحال یہ جب وہاں پہنچے تو انہوں نے عُیَیْنَہ اور اس کے ساتھی کو دیکھ لیا اور مدینہ کے قریب سَلْع پہاڑی پر چڑھ کر مدد کے لیے پکارا جانے والا کلمہ بلند آواز سے کہا، لوگوں کو آواز دی اور کہا کہ یَا صَبَاحَاہُ! پھر حضرت سلمہؓ تیر برساتے ہوئے ان کے پیچھے دوڑ پڑے اور ان کے رخ موڑ دیے۔ حضرت سَلَمہؓ کی مدد کی پکار سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے میں اعلان کروایا کہ دشمن کے مقابلے کے لیے نکلو تو فوراً گھڑ سوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنے شروع ہو گئے اور ان میں سب سے پہلے جو لبیک کہتے ہوئے آئے وہ حضرت مقدادؓ تھے۔

(شرح الزرقانی جلد 2 صفحہ 166 تا 169 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء)(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام جزء 3-4 صفحہ 174، 175 غزوہ ذی قرد، دار الکتاب العربی بیروت لبنان 2008ء)(الطبقات الکبریٰ جلد 2 صفحہ 63 باب غزوۃ رسول اللہؐ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکے پر چڑھائی کرنے کی تیاری فرمائی تو اس مہم کو بہت پوشیدہ رکھا گیا اور باوجود اس کے کہ صحابہ اس مہم کی تیاری کر رہے تھے لیکن یہ عام نہیں تھا کہ مکے کی طرف جانا ہے۔ اس موقعے پر ایک بدری صحابی حضرت حاطِب بن بَلْتَعہؓ نے اپنی سادگی اور نادانی میں مکہ سے آئی ہوئی ایک عورت کے ہاتھ

ارشاد باری تعالیٰ

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ (آل عمران: 29)

مومن، مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ پکڑیں

طالبِ دُعا: دھانو شیرپا، جماعت احمدیہ دیو دمتانگ (سکم)

ارشاد باری تعالیٰ

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران: 17)

اے ہمارے ربّ! یقیناً ہم ایمان لے آئے

پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا

طالبِ دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

ایک خفیہ خط مکہ روانہ کر دیا جس میں مکہ پر حملہ کرنے کی ساری تیاریوں کا ذکر کر دیا۔ وہ عورت خط لے کر چلی گئی تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دے دی۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو دو تین افراد کے ساتھ جن میں حضرت مقداد بھی شامل تھے اس عورت کا پیچھا کرنے اور وہ خط لینے کے لیے روانہ فرمایا۔ چنانچہ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے، زبیرؓ اور مقدادؓ کو بھیجا اور فرمایا کہ رَوْضَۃ خَاخْ جاؤ۔ وہاں ایک شتر سوار عورت ہے۔ اس کے پاس ایک خط ہے۔ اس سے وہ لے لو۔ چنانچہ ہم چل پڑے۔ ہمارے گھوڑے ہمیں لے کر سرپٹ دوڑے۔ ہم اس عورت کے پاس پہنچے تو ہم نے کہا کہ خط نکالو۔ اس نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں۔ ہم نے کہا کہ تم ضرور خط نکالو گی یا تمہیں اپنے کپڑے اتارنے پڑیں گے۔ اس نے وہ اپنے بالوں کے جُوڑے سے نکالا تو ہم اس خط کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جو ان صحابی نے کافروں کے نام لکھا تھا۔ لکھا تو اپنی معصومیت کی وجہ سے تھا لیکن بہرحال یہ معاملہ کیونکہ کچھ خفیہ تھا تو اس پہ یہ سب کچھ راز فاش ہو جانا تھا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے خبر دی اور یہ خط واپس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچ گیا۔

(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب من فضائل اہل بدر رضی اللہ عنہم وقصۃ حاطب بن ابی بلتعہ حدیث 2494)

موسیٰ بن یعقوب اپنی پھوپھی سے اور وہ اپنی والدہ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مقدادؓ کو خیبر کی پیداوار میں سے پندرہ وسق جو سالانہ عطا فرمایا تھا جو اندازاً سوا چھپن من جو سالانہ بنتا ہے وہ ہم نے معاویہ بن ابوسفیان کے ہاتھ ایک لاکھ درہم میں فروخت کیا تھا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 86 دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء)

یہ سالانہ مستقل آمد تھی اور ہو سکتا ہے کہ چند سالوں کی پیداوار یا مستقل پیداوار فروخت کی ہو کیونکہ صرف چھپن من کی تو اتنی زیادہ قیمت نہیں ہو سکتی۔ جنگ یرموک میں بھی حضرت مقدادؓ نے شرکت کی تھی اور اس جنگ میں قاری حضرت مقداد تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے بعد یہ سنت جاری فرمائی تھی کہ جنگ کے وقت سورۂ انفال کی تلاوت کی جاتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی لوگ اس بات پر عمل کرتے رہے۔

(تاریخ الطبری جلد 4 صفحہ 59 ثم دخلت سنۃ ثلاث عشرۃ/خبر الیرموک، دار الفکر بیروت لبنان 2002ء)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سَرِیہ بھیجا تھا اس پر حضرت مقدادؓ کو امیر بنایا تھا۔ جب وہ واپس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اے ابومعبد! تُو نے امارت کے منصب کو کیسا پایا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جب نکلا تو میری یہ حالت ہوئی کہ میں دوسرے لوگوں کو اپنا غلام تصور کر رہا تھا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ اے ابومعبد! امارت اسی طرح ہے سوائے اس کے کہ جسے اللہ تعالیٰ اس کے شر سے محفوظ رکھے۔ مقدادؓ نے عرض کیا کوئی شک نہیں۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے! میں دو آدمیوں پر بھی نگران بننا پسند نہ کروں گا۔

(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ جلد 6 صفحہ 207-208 معبد بن مقداد، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2005ء)

مجھے یہ ایک تجربہ ہوا اور اس میں مَیں نے دیکھا کہ مجھے یوں لگا کہ سب میرے غلام ہیں تو مَیں اس کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ مجھے تو یہ پسند ہی نہیں کہ کبھی کسی دو آدمیوں کا بھی نگران بنوں۔ یہ تقویٰ کا معیار تھا ان لوگوں کا کہ افسر بننے سے تکبّر پیدا ہو سکتا ہے۔ اس لیے میں پسند نہیں کرتا کہ دو آدمی بھی میرے ماتحت ہوں۔ پس ہمارے سب افسروں کو بھی ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اول تو خواہش نہیں کرنی اور جب افسر بنایا جائے، عہدہ دیا جائے تو اللہ تعالیٰ سے اس عہدے کے شر سے بچنے کی دعا بھی مانگنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ کبھی تکبر پیدا نہ کرے اور اس کا فضل مانگنا چاہیے۔

حضرت مقدادؓ حمص کے محاصرے میں حضرت ابوعُبَیدہ بن جَرَّاحؓ کے ساتھ تھے۔ (تاریخ الطبری جلد 4 صفحہ 185 ثم دخلت سنۃ خمس عشرۃ/ ذکر فتح حمص، دار الفکر للطباعہ والنشر والتوزیع بیروت لبنان 2002ء)

حضرت مقدادؓ نے مصر کی فتح میں بھی حصہ لیا۔

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب جلد 4 صفحہ 43 دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2002ء)

20ر ہجری میں جب مصر پر فوج کشی ہوئی اور حضرت عمرو بن عاصؓ امیر عسکر نے دربارِ خلافت سے مزید کمک طلب کی تو حضرت عمرؓ نے دس ہزار سپاہی اور چار افسر جن میں سے ایک حضرت مقدادؓ بھی تھے ان کی مدد کے لیے روانہ فرمائے اور لکھا کہ ان افسروں میں سے ہر ایک دشمن کے ایک ہزار سپاہیوں کے برابر ہے۔ چنانچہ درحقیقت اس کمک کے پہنچتے ہی جنگ کی حالت بدل گئی اور نہایت قلیل عرصے میں تمام سرزمین جو فرعون کی زمین تھی توحید کا ورثہ بن گئی۔ (سیر الصحابہ جلد دوم صفحہ 286 حضرت مقداد بن عمرو، دار الاشاعت کراچی 2004ء)

جُبَیر بن نُفَیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت مقداد بن اسودؓ ہمارے پاس کسی کام سے تشریف لائے تو ہم نے کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ آپ تشریف رکھیں یہاں تک کہ ہم آپ کا کام کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ قوم کی حالت پر تعجب آتا ہے۔ ابھی جب آئے تو کہا میں ان لوگوں کے پاس سے گزرا، کچھ لوگوں کے پاس گزرا تو وہ فتنے کی تمنا کر رہے تھے۔ وہ گمان کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ضرور ویسے ہی آزمائے گا جیسے اس نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے صحابہ کو آزمایا تھا۔ وہ کہنے لگے کہ اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خوش بخت وہ ہے جو فتنوں سے بچایا گیا۔ یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ دہرائی اور آپ نے فرمایا کہ اگر ابتلا آ جائے تو پھر صبر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی جلد 20 صفحہ 252-253 جبیر بن نفیر عن المقداد بن الاسود، دار احیاء التراث العربی بیروت)

کہ فتنوں کی یعنی کسی آزمائش کی اور سختی کی دعا نہیں کرنی چاہیے، نہ خواہش کرنی چاہیے لیکن اگر ابتلا آ جائے، امتحان آ جائے تو پھر اس پہ صبر دکھانا چاہیے اور پھر ثابت قدمی دکھانی چاہیے نہ یہ کہ پھر بزدلی دکھائی جائے۔

حضرت مقداد کا جسم بھاری بھرکم تھا لیکن اس کے باوجود جہاد کے لیے نکلتے تھے۔ ایک دفعہ کسی سنار کے صندوق کے پاس بیٹھے تھے تو حضرت مقداد صندوق سے بھی بڑے نظر آ رہے تھے۔ کسی نے ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جہاد سے معذور فرمایا ہے۔ کافی جسیم ہیں اور جیسا کہ ان کی بیٹی نے بتایا ہے کہ پیٹ بڑا تھا۔ حضرت مقداد نے جواب دیا کہ مجھ پر سورہ بَحُوث۔ (بَحُوث سورہ توبہ کا بھی دوسرا نام ہے کیونکہ اس سورت میں منافقین اور ان کے رازوں کو کھولا گیا ہے۔) کہتے ہیں مجھے اس سورت نے لازم قرار دیا ہے کہ اِنۡفِرُوۡا خِفَافًا وَّثِقَالًا (التوبہ:41) کہ جہاد کے لیے نکلو خواہ ہلکے ہو یا بھاری ہو۔

(احکام القران لابن عربی جلد 2 صفحہ 444 دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2003ء)(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 87 دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خِفَافًا وَّثِقَالًا کی وضاحت یوں بیان فرمائی ہے کہ اس آیت میں مسلمانوں کو تاکید کی گئی ہے کہ خدا کی راہ میں جہاد کے لیے نکلیں اور کسی قسم کی مشکل ان کے رستے میں نہیں آنی چاہیے۔ خِفَافًا وَّثِقَالًا کے کئی معنی ہیں تم بوڑھے ہو یا جوان ہو فرد، افراد یا گروہوں میں سے ہو۔ پیدل ہو یا سوار ہو۔ تمہارے پاس ہتھیار کافی ہیں یا نہیں ہیں۔ خوراک کافی ہے یا نہیں ہے۔

(ماخوذ از دروس حضرت مصلح موعودؓ غیر مطبوعہ، رجسٹر نمبر 36 صفحہ 1006)

حضرت مقدادؓ نے اس آیت سے کیونکہ کئی معنی ہیں اس کے جسم کا ہلکا ہونا اور بھاری ہونا مراد لے کر اپنے شوقِ جہاد کا بھی اظہار کیا۔

حضرت مقدادؓ کا پیٹ بہت زیادہ بڑھا ہوا تھا۔ ان کا ایک رومی غلام تھا وہ ان سے کہنے لگا کہ میں آپ کے پیٹ کو کاٹ کر چربی نکال دوں گا (اس زمانے میں جو بھی آپریشن کا طریقہ تھا) اس سے وہ ہلکا ہو جائے گا۔ آج کل بھی لوگ کرتے ہیں۔ چنانچہ اس نے حضرت مقدادؓ کا پیٹ چاک کیا اور چربی نکال کر دوبارہ سی دیا۔ لیکن اس وجہ سے حضرت مقدادؓ کی وفات ہو گئی۔ کوئی انفیکشن وغیرہ ہو گیا۔ ٹھیک نہیں ہو سکے۔ بہرحال وہ غلام یہ دیکھ کے پھر وہاں سے بھاگ گیا۔

(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ جلد 6 صفحہ 161 دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2005ء)

لیکن ایک اور روایت بھی ہے اس کے مطابق حضرت مقدادؓ کی وفات دُهْنُ الْخِرْوَعْ یعنی کیسٹر آئل پینے کی وجہ سے ہوئی تھی۔ یہ ابو فائد نے روایت کیا ہے۔ حضرت مقدادؓ کی بیٹی کریمہ کہتی ہیں کہ حضرت مقدادؓ کی وفات مدینے سے تین میل کے فاصلے پر جُرُف مقام پر ہوئی۔ وہاں سے ان کی نعش کو لوگوں کے کندھوں پر اٹھا کر مدینے لایا گیا۔ حضرت عثمانؓ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں انہیں دفن کیا گیا۔ تینتیس ہجری میں حضرت مقدادؓ کی وفات ہوئی تھی۔ وفات کے وقت ان کی عمر ستر سال یا اس کے قریب تھی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 87 دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء)

اِبنِ بُرَیْدَہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے مجھے چار سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔ سوال کیا گیا کہ یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا (ابن ماجہ کی روایت ہے)۔ مختلف وقتوں میں مختلف ہے۔ بہرحال یہ روایت یہی ہے۔ کہتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ علیؓ ان میں سے ہیں، یہ آپؐ نے تین بار فرمایا اور پھر ابوذرؓ، پھر سلمانؓ اور مقدادؓ ہیں۔ (سنن ابن ماجہ مقدمہ المؤلف باب فضل سلمان وأبی ذر والمقداد حدیث 149)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”آپ کی تمام فکریں دُنیا کی طرف نہ ہوں بلکہ دین میں ترقی مقصد ہو اس سے دنیا بھی ملے گی اور دین بھی ملے گا“

(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حقیقی کامیابی پانے کیلئے اور بامراد ہونے کیلئے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی کامل اطاعت ضروری ہے

(خطبہ جمعہ 24 رمئی 2019)

طالبِ دعا: عبد الرحمن خان اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ پنکال (اڈیشہ)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کو سات سات نجیب رفقاء دیے گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ یا آپؐ نے رفقاء کے بجائے نگران کا لفظ استعمال فرمایا تھا لیکن مجھے چودہ عطا کیے گئے ہیں ہم نے عرض کیا کہ وہ کون ہیں تو حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ایک تو مَیں ہوں یعنی حضرت علیؓ میرے دو بیٹے حسنؓ اور حسینؓ، جعفرؓ، حمزہؓ، ابوبکرؓ، عمرؓ، مصعب بن عمیرؓ، بلالؓ، سلمانؓ، عمارؓ، مقدادؓ، حذیفہؓ، ابوذرؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ۔ یہ سنن ترمذی کی روایت ہے۔

(سنن الترمذی کتاب المناقب باب ان الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنۃ حدیث 3785)

قرآن کریم کی سورۃ انعام کی آیت ہے کہ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ (الانعام:53) اور تو ان لوگوں کو نہ دھتکار جو اپنے رب کو اس کی رضا چاہتے ہوئے صبح بھی پکارتے ہیں اور شام کو بھی۔ تیرے ذمہ ان کا کچھ بھی حساب نہیں اور نہ ہی تیرا کچھ حساب ان کے ذمہ ہے۔ پس اگر پھر بھی تو انہیں دھتکار دے گا تو تو ظالموں میں سے ہو جائے گا۔

حضرت سعد اس آیت کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔ یہ بھی ابن ماجہ کی روایت ہے کہ یہ آیت چھ اشخاص کے بارے میں نازل ہوئی کہ میں خود یعنی حضرت سعدؓ، ابن مسعودؓ، صہیبؓ، عمارؓ، مقدادؓ اور بلالؓ۔

حضرت سعدؓ نے کہا کہ قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہم اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ ان لوگوں کے تابع ہوں۔ پس تُو انہیں اپنے پاس سے دھتکار دے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں وہ بات داخل ہوئی جو اللہ نے چاہا کہ داخل ہو تو اللہ عزّوجل نے آپؐ پر یہ آیت نازل فرمائی وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ (الانعام:53) اور تُو ان لوگوں کو نہ دھتکار جو اپنے رب کو اس کی رضا چاہتے ہوئے صبح بھی پکارتے ہیں اور شام کو بھی۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب مجالسۃ الفقراء حدیث 4128)

بہرحال اس آیت کی وجہ جو بھی تھی لیکن یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی جواب دیا۔

ایک روایت کے مطابق حضرت مقدادؓ پہلے صحابی تھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں گھوڑے پر لڑائی میں حصہ لیا۔

(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ جلد 6 صفحہ 160 المقداد بن الاسود دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2005ء)

یہ بھی تھوڑا سا پہلے بیان ہو چکا ہے۔ حضرت مقدادؓ سے روایت ہے کہ وہ ایک روز قضائے حاجت کے لیے بقیع کی طرف گئے جو قبرستان ہے۔ لوگ اس وقت دو تین روز بعد قضائے حاجت کے لیے جایا کرتے تھے اور وہ قضائے حاجت کے لیے ایک ویرانے میں داخل ہوئے اور اس دوران میں کیونکہ کھانا بہت کم ہوتا تھا اور کہتے ہیں کہ پاخانہ بھی اونٹ کی مینگنیوں کی طرح ہوتا تھا اور اس دوران میں قضائے حاجت کے لیے بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے ایک چوہا دیکھا جس نے بِل میں سے ایک دینار نکالا۔ پھر اندر گیا اور ایک اَور دینار نکالا حتیٰ کہ اس نے سترہ دینار نکالے۔ اس کے بعد ایک سرخ رنگ کا کپڑا نکالا۔ حضرت مقدادؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس کپڑے کو کھینچا تو اس میں ایک دینار پایا اس طرح اٹھارہ دینار ہو گئے۔ پھر میں ان کو لے کر نکلا اور انہیں لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ کو ساری بات بتائی اور عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا صدقہ لے لیجیے۔ آپؐ نے فرمایا اس کا کوئی صدقہ نہیں ہے۔ انہیں لے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ ان میں تمہارے لیے برکت ڈال دے۔ پھر آپؐ نے فرمایا شاید تم نے اس سوراخ میں ہاتھ ڈالا ہوگا۔ میں نے عرض کیا کہ نہیں اس خدا کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ذریعہ عزت بخشی ہے! کہ میں نے ہاتھ نہیں ڈالا تھا بلکہ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے میرے لیے انتظام کر دیا۔ (سنن ابن ماجہ کتاب اللقطۃ باب اِلْتِقَاطُ مَا اَخْرَجَ الْجُرَذُ حدیث 2508)

جُبَیر بن نُفَیر روایت کرتے ہیں کہ ایک دن ہم حضرت مقدادؓ کے ساتھ مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی گزرا اور اس نے کہا کیا ہی مبارک آنکھیں ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا ہے۔ اللہ کی قسم! ہماری دلی خواہش ہے کہ ہم بھی دیکھتے جو آپؓ نے دیکھا ہے۔ صحابہ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ جو آپ لوگوں نے دیکھا ہے اور ہم بھی اس کا مشاہدہ کرتے جس کا آپ نے مشاہدہ کیا ہے۔ یہ سن کر حضرت مقدادؓ غصہ میں آ گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے بڑے تعجب سے پوچھا کہ اس شخص نے تو محض خیر کی بات کی ہے۔ حضرت مقدادؓ نے اس شخص کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا کہ اس شخص کو کون سی چیز اس زمانے میں حاضر ہونے کی تمنا پر مجبور کر رہی ہے جس سے اللہ نے اسے غائب رکھا۔ پھر کہنے لگے کہ ہمیں کیا معلوم کہ اگر یہ اس وقت ہوتا تو کس مقام پر ہوتا۔ پھر انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تو ایسے لوگوں نے بھی پایا جنہیں اللہ نے اوندھے منہ دوزخ میں ڈال دیا کیونکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ مانا اور نہ ہی آپؐ کی تصدیق کی۔ اب یہ جو کہہ رہا ہے کہ کیا پتا اس وقت اس کی قسمت میں کیا تھا۔ اگر تصدیق نہ کرتا تو پھر دوزخ میں جاتا۔

پھر آگے کہنے لگے کہ تم اللہ کی حمد کیوں نہیں کرتے کہ اس نے تمہیں ایسے وقت میں پیدا کیا جس میں تم صرف اپنے رب کو پہچاننے والے ہو۔ کسی قسم کا شرک نہیں کرتے۔ اپنے رب کو پہچانتے ہو۔ رسولؐ پر ایمان لاتے ہو اور اپنے نبیؐ کی لائی ہوئی شریعت کی تصدیق کرنے والے ہو اور اللہ نے دوسروں کے ذریعہ تمہیں آزمائشوں سے بچا لیا۔ پہلے لوگ تھے یا اس زمانے کے دوسرے لوگ تھے آزمائشوں میں سے گزرے۔ تمہیں اللہ نے ان آزمائشوں سے بچا لیا ہے۔ تم اس پر خدا کا شکر ادا کرو۔ پھر کہنے لگے کہ خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جاہلیت کے زمانے میں بھیجا اور فترۃ وحی کے زمانے میں جو کسی بھی نبی کی بعثت کے زمانے سے سب سے زیادہ سخت زمانہ تھا یعنی وہ زمانہ جب ایک لمبا عرصہ کے بعد نزول ہوا۔ ایک نبی کے بعد دوسرے نبی کے درمیان جو وقفہ ہے اس میں وحی نہیں ہوتی یا اس سے ایک لمبا عرصہ تھا جو ایک نبی اور دوسرے نبی کے درمیان کا ہوتا ہے اور اس میں انبیاء کی وحی نہیں ہوتی۔ اس لفظ کو فترۃ کہتے ہیں۔ تو کہتے ہیں جو لمبا عرصہ تھا جس میں وحی نہیں ہوئی یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث نہیں ہوئے وہ زمانہ بڑا لمبا تھا جس میں شرک بھی پھیل گیا۔ پھر آپؓ نے کہا کہ یہ بڑا سخت زمانہ تھا۔ لوگ بتوں کی پوجا کرتے تھے اور اس سے افضل کسی کو نہیں مانتے تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرقان کے ساتھ مبعوث ہوئے جس نے حق و باطل میں فرق کر دیا اور والد اور بیٹے کے درمیان فرق کر دیا حتیٰ کہ ایک آدمی اپنے والد، بیٹے یا بھائی کو کافر سمجھتا تھا جبکہ اللہ نے اس کے دل کا تالا ایمان کے لیے کھول دیا تھا۔ پھر کہتے ہیں کہ وہ جانتا تھا کہ اگر وہ کفر کی حالت میں مر گیا تو دوزخ میں جائے گا۔ اس کی آنکھیں ٹھنڈی نہ ہوتی تھیں جب اسے معلوم ہوتا تھا کہ اس کا محبوب جہنم میں رہے گا۔ یہی وجہ ہے کہ جب اسلام جو انہوں نے قبول کر لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مان لیا تو وہ اپنے رشتہ داروں کے بارے میں فکرمند رہتے تھے اور پتا تھا کہ قبول نہیں کریں گے۔ اگر مخالفت کریں گے تو جہنم میں جائیں گے اور اس کے لیے پھر کہتے ہیں کہ یہی وجہ ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ (الفرقان:75) کہ اور وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 7 صفحہ 890 حدیث المقداد بن الاسود حدیث نمبر 24311، عالم الکتب بیروت لبنان 1998ء)

تو پس یہ دعا ہے جو ہمیشہ کرنی چاہیے تاکہ نسلوں میں بھی دین قائم رہے۔ اور اللہ کا جو فضل ہوا ہے اس کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

حضرت انس کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے قرآن پڑھنے کی آواز سنی جو اونچی آواز میں تلاوت کر رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خشیت الٰہی رکھنے والا انسان ہے۔ وہ حضرت مقداد بن عمروؓ تھے۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب جلد 4 صفحہ 44 دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2002ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اسلام کی حقیقت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہونے کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے اندر خشیت بھی پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

”میرے پیارے دوستو! مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کیلئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان وعرفان کیلئے مجھے عطا کی گئی ہے۔ اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذرّیت کو نہایت ضرورت ہے۔ سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموالِ طیّبہ سے اپنی دینی مہمّات کیلئے مدد دیں اور ہر ایک شخص جہاں تک خدائے تعالیٰ نے اس کو وسعت و طاقت و مَقدَرَت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسولؐ سے اپنے اموال کو مقدّم نہ سمجھے اور پھر میں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے اُن علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں۔“

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 516)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالبِ دعا:

SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ یورپ (ستمبر، اکتوبر 2019)

ہالینڈ سے فرانس کیلئے روانگی، فرانس میں ورودِ مسعود، مسجد بیت العطاء کی نقاب کشائی، فیملی ملاقاتیں جلسہ سالانہ فرانس کا انعقاد، حضورانور کے ساتھ مستورات کا اجلاس اور تقریب تقسیم اسناد

فرانس کے شہر Trie-Chateau میں جماعت فرانس کے نئے سینٹر ''بیت العطاء'' کا افتتاح

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس جگہ کا نام رکھتے ہوئے امیر صاحب فرانس کو فرمایا تھا کہ ''جب اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے تو پھر ''بیت العطاء'' نام رکھ لیں''

ہالینڈ کے ایک ریجنل ٹی وی ''Omroep Flevoland'' میں احمدیہ مسجد المیرے (ہالینڈ) کے افتتاح کے متعلق نشریات

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد، یو.کے)

2؍اکتوبر 2019ء (بروز بدھ)

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے مسجد بیت النور تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

11 بجکر 20 منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم امیر صاحب ہالینڈ ھبۃ النور فرحاخن صاحب اور مکرم حامد کریم محمود صاحب مبلغ نن سپیٹ ہالینڈ کو یاد فرمایا۔ دونوں نے حضورانور سے دفتری ملاقات کی سعادت پائی۔ حضورانور نے بعض ضروری امور کے حوالہ سے ہدایات فرمائیں۔

ہالینڈ سے فرانس کیلئے روانگی

ہالینڈ کے مختلف علاقوں سے احباب جماعت مردوخواتین حضورانور کو الوداع کہنے کیلئے صبح سے جماعتی مرکز بیت النور جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ 11 بجکر 25 منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی اور قافلہ نن سپیٹ (NunsPeet) سے فرانس کیلئے روانہ ہوا۔

نن سپیٹ (ہالینڈ) سے فرانس کے شہر Trie-Chateau (جہاں جماعت فرانس کا نیا خریدکردہ سینٹر ''بیت العطاء'' ہے) کا فاصلہ 536 کلومیٹر ہے۔ 130 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد ہالینڈ کا بارڈر عبور کر کے ملک بلجیم میں داخل ہوئے۔

پروگرام کے مطابق جماعت فرانس نے بلجیم کے شہر Korjrijk کے قریب واقع قصبہ Sint-Anna کے ایک ہوٹل ''Hostellerie Klokhof'' میں نمازِ ظہر وعصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ فرانس سے آنے والے وفد نے جس میں مکرم امیر صاحب فرانس اشفاق ربانی صاحب، مکرم فہیم احمد نیاز صاحب جنرل سیکرٹری، مکرم اسلم دوبوری صاحب نائب امیر جماعت فرانس، مکرم منصور احمد وینس صاحب نیشنل سیکرٹری تربیت، مکرم جمیل الرحمٰن صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ فرانس اپنی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ شامل تھے۔

ہالینڈ کا بارڈر کراس کر کے بلجیم میں داخل ہونے کے بعد مزید 155 کلومیٹر کا سفر طے کر کے 2 بجکر 15 منٹ پر قصبہ Sint-Anna کے ہوٹل Hostellerie Klokhof آمد ہوئی۔ جہاں امیر صاحب فرانس نے اپنے وفد کے ساتھ حضورانور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ یہاں نمازوں کی ادائیگی کیلئے ایک ہال میں انتظام کیا گیا تھا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2 بجکر 40 منٹ پر تشریف لا کر نمازِ ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔

نمازوں کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کے بعد آگے فرانس روانگی کا پروگرام تھا۔ روانگی سے قبل حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت ہالینڈ سے اس جگہ تک قافلہ کے ساتھ آنے والے وفد کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ ہالینڈ سے مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت ہالینڈ، مکرم عبدالحمید درفیلدن صاحب نائب امیر ہالینڈ۔ مکرم نعیم احمد وڑائچ صاحب مبلغ انچارج ہالینڈ، مکرم زبیر اکمل صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن ووقف عارضی، مکرم ظل الرحمٰن صاحب انٹرنل آڈیٹر، مکرم ثمر احمد ناصر صاحب سیکرٹری جائداد، مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ، مکرم چوہدری لئیق احمد صاحب، مکرم عثمان احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ ہالینڈ اپنی خدام کی سیکورٹی ٹیم کے ساتھ یہاں تک حضورانور کو الوداع کہنے کیلئے آئے تھے۔ اب یہاں سے اس وفد کی ہالینڈ کیلئے واپسی تھی۔

3 بجکر 35 منٹ پر حضورانور نے دعا کروائی اور قافلہ آگے فرانس کیلئے روانہ ہوا۔ اب یہاں سے فرانس کی گاڑی قافلہ کو Lead کر رہی تھی۔ یہاں سے ''بیت العطاء'' (فرانس) کا فاصلہ 251 کلومیٹر ہے۔

فرانس میں ورودِ مسعود

قریباً 3 گھنٹے 5 منٹ کا سفر طے کرنے کے بعد ساڑھے چھ بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جماعت فرانس کے ایک نئے سینٹر بیت العطاء میں ورودِ مسعود ہوا۔

بیت العطاء میں تشریف آوری کے بعد جونہی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کار سے باہر تشریف لائے تو فرانس کی مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے احباب جماعت مردوخواتین اور بچوں، بچیوں نے بڑے والہانہ اور پرجوش انداز میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ فرطِ عقیدت اور محبت سے ہر طرف ہاتھ بلند تھے اور اھلاً وسھلاً ومرحبا کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔

ایک طرف احباب جماعت بڑے پُرجوش انداز میں اپنے آقا کو خوش آمدید کہہ رہے تھے تو دوسری طرف خواتین شرف زیارت سے فیض پا رہی تھیں۔ بچے اور بچیاں مختلف گروپس کی صورت میں خیر مقدمی گیت اور دعائیہ نظمیں پڑھ رہے تھے۔

بیت العطاء کی نقاب کشائی

پروگرام کے مطابق حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت فرانس کے اس نئے سینٹر ''بیت العطاء'' کی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

اپنے پیارے آقا کا استقبال کرنے والے یہ احباب اور فیملیز پیرس، Epernay، سٹراس برگ اور Lyon سے آئے تھے۔ پیرس کی جماعتوں سے آنے والے 80 کلومیٹر اور Epernay سے آنے والے یکصد کلومیٹر جب کہ سٹراس برگ سے آنے والے 441 کلومیٹر اور Lyon سے آنے والے 449 کلومیٹر کا طویل فاصلہ طے کر کے پہنچے تھے۔

اِس علاقہ کے میئر Didier David صاحب بھی حضورانور کے استقبال کیلئے آئے ہوئے تھے۔ موصوف نے حضورانور کو خوش آمدید کہا اور عرض کیا کہ حضور اس چھوٹے سے قصبہ میں تشریف لائے ہیں۔ حضورانور کے دریافت فرمانے پر میئر نے بتایا کہ وہ تھوڑا سا نیچے رہتے ہیں۔ حضورانور نے میئر کا شکریہ ادا کیا۔

نمازوں کی ادائیگی کیلئے یہاں ایک بیسمنٹ ہال کو بطور مسجد تیار کیا گیا ہے۔ جس میں چارصد کے لگ بھگ لوگ نماز ادا کر سکتے ہیں۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 8 بجکر 15 منٹ پر تشریف لا کر نمازِ مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

جماعت احمدیہ فرانس کا یہ نیا سینٹر ''بیت العطاء'' فرانس کے صوبہ Hauts-De-France کے ضلع Oise(Department) کے شہر Trie-Chateau میں واقع ہے۔ اس قطع زمین کا رقبہ 55700 مربع میٹر، قریباً پونے چھ ہیکٹر ہے۔ یہ جگہ سال 2014ء

میں چھ لاکھ پچاس ہزار یورو کی لاگت سے خریدی گئی۔ یہ جگہ اونچائی پر واقع ہے اور پیرس کے موجودہ مشن ہاؤس سے 60 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے اور شہر Trie کے ریلوے اسٹیشن سے دو کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ یہ جگہ ایک رشین فیملی کی تھی جو گھوڑوں اور بڑے پرندوں کا کاروبار کرتے تھے۔

اس جگہ کا انتہائی کم قیمت پر عطا ہونا ایک معجزہ سے کم نہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس جگہ کا نام رکھتے ہوئے، امیر صاحب فرانس کو فرمایا تھا کہ جب اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے تو پھر ’’بیت العطاء‘‘ نام رکھ لیں۔

اس جگہ میں بڑی وسیع وعریض عمارت، رہائشی حصے اور ہال وغیرہ پہلے سے تعمیر شدہ ہیں۔ یہ سب تعمیرات 1400 مربع میٹر کے رقبہ پر موجود ہیں۔

ایک بڑی وسیع وعریض دو منزلہ عمارت ہے۔ اسکے اندر تین ہال موجود ہیں۔ خواتین اپنے اجتماعات، رہائش، طعام اور دیگر پروگرام انہیں ہالوں میں کرتی ہیں۔

ایک بڑی عمارت، جس میں بیسمنٹ کے علاوہ تین منازل ہیں۔ اسکی دو منازل پر گیسٹ روم موجود ہیں۔ جن کی تعداد 9 ہے اور چار غسل خانے بھی ہیں، لاؤنج ہے اور میٹنگ روم بھی ہے۔ گراؤنڈ فلور پر بہت بڑا جماعتی کچن بھی ہے۔ جبکہ بیسمنٹ ابھی زیر استعمال نہیں ہے۔

اسی عمارت کے ساتھ ملحقہ عمارت میں شعبہ اشاعت اور ہیومینیٹی فرسٹ کے دفاتر ہیں، بُک سٹور بھی ہے اور ایک حصّہ میں غسل خانے اور وضو کرنے کیلئے جگہیں بنائی گئی ہیں۔

ایک دوسری عمارت میں رہائشی اپارٹمنٹس ہیں۔ اس عمارت سے ملحقہ ایک ہال کو مسجد کے طور پر تیار کیا گیا ہے۔ اس میں چار صد سے زائد لوگ نماز ادا کر سکتے ہیں۔

تین مختلف عمارات کے درمیان جگہ کو فرش بنا کر پختہ کیا گیا ہے اور اس کے اوپر ایک شیڈ بنا ہوا ہے۔ اس شیڈ کے نیچے بھی بوقت ضرورت تین صد کے قریب لوگ نماز ادا کر سکتے ہیں اور سینکڑوں لوگ کھانا وغیرہ بھی کھا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس وسیع وعریض قطعہ زمین میں مختلف جگہوں پر بعض Huts بنے ہوئے ہیں۔

اس قطعہ زمین کے دائیں اور سامنے کی طرف کھیت ہیں۔ اور بائیں طرف ایک ہمسایہ کا گھر ہے۔ اس قطعہ زمین کے پچھلے حصہ میں جہاں جلسہ گاہ ہے، ایک بہت بڑا گھنا جنگل ہے۔ جس کا رقبہ تقریباً دو لاکھ پچاس ہزار مربع میٹر ہے اور اس کی قیمت ایک لاکھ یورو ہے۔ حضور انور نے اس کی خرید کی بھی منظوری عطا فرمائی ہوئی ہے۔ جماعت فرانس نے دس ہزار یورو کا بیانہ ادا کردیا ہوا ہے۔ چونکہ اس جنگل کو راستہ صرف ہمارے قطعہ زمین سے ہی لگتا ہے اور اگر کسی نے جنگل میں جانا ہو تو ہماری زمین سے گزر کر ہی جانا ہوگا۔ اس لیے اس کو بھی خریدنے کا فیصلہ کیا گیا۔

فرانس کے دارالحکومت پیرس (Paris) سے صرف 60 کلومیٹر کے فاصلہ پر محض ساڑھے چھ لاکھ یورو میں اتنے بڑے قطعہ زمین کی خرید، جس پر کئی بڑی وسیع عمارات بنی ہوئی ہیں، ناقابل یقین ہے۔ اتنی رقم میں تو ایک تین چار بیڈروم کا مکان نہیں ملتا۔ کجا یہ کہ 14 ہزار مربع فٹ کے رقبہ پر بڑی پختہ تعمیرات موجود ہیں اور بڑا وسیع وعریض قطعہ زمین جلسہ گاہ اور اسکے سارے انتظامات کیلئے ہیں۔ یہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسا انعام ہے جو خلافت کی برکت سے عطا ہوا ہے۔

اسکی خرید میں کچھ مشکلات پیش آتی رہی ہیں لیکن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے تمام مشکلات کافور ہوئیں اور بالآخر یہ جگہ جماعت کو عطا ہوگئی اور 22 راپریل 2014ء کو اس جگہ کی جماعت کے نام رجسٹری بھی ہوگئی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

امیر صاحب فرانس مکرم اشفاق ربانی صاحب اس جگہ کی خرید کے حوالہ سے بتاتے ہیں کہ حضور انور کی منظوری کے بعد ایک وسیع جگہ کی تلاش شروع ہوئی تو معلوم ہوا کہ ایک ایجنسی میں پونے چھ ایکڑ کا رقبہ جس پر عمارات بھی موجود ہیں۔ فروخت ہونے پر لگا ہوا ہے۔ رابطہ کرنے کے بعد مالک سے 6 لاکھ 40 ہزار یورو میں سودا طے پا گیا۔

بعدازاں حضور انور کی خدمت میں منظوری کیلئے لکھا گیا جس پر حضور انور نے ارشاد فرمایا ’’لے لیں۔‘‘

ہم نے ستر ہزار یورو بیانہ دے کر منتقلی کیلئے قانونی کارروائی شروع کی تو جب اس بات کا علم کورٹ کو ہوا تو ہمیں اطلاع دی گئی کہ اِس عورت کو مکان اور یہ جگہ فروخت کرنے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ یہ بنک کرپٹ ہے۔ اس بات کا ذکر جب ہم نے اس عورت سے کیا تو اس پر وہ بدتمیزی پر اُتر آئی۔ اس نے جانور بھی پال رکھے تھے کہنے لگی کہ میں آپ پر اپنے کتے بھی چھوڑ دوں گی۔

دوسری طرف بنک نے عدالت سے نیلامی کی اجازت مانگی اور ہمیں نیلامی میں بیٹھنے کی اجازت نہ ملی۔ خدا کا کرنا یہ ہوا کہ پہلی نیلامی پر کوئی نہ آیا۔ چونکہ دوسری نیلامی پر قیمت کم کردی جاتی ہے۔ اس پر اس جگہ کی مالکن کو فکر ہوئی کہ قیمت کم ہونے پر اب مجھے تو کچھ بھی نہیں ملے گا۔ تب اس نے عدالت کا رُخ کیا کہ اگر ایسا ہوا تو مجھے کچھ نہیں ملے گا۔ میرے دو چھوٹے بچے ہیں۔ خاوند جیل میں ہے۔ عدالت میری مدد کرے۔

اب اس جگہ کی خرید میں مشکلات بڑھ رہی تھیں۔ میں نے بعض بزرگوں کو بھی دعا کا خط لکھا۔ ایک بزرگ کی طرف سے خط موصول ہوا کہ اب آپ یہ دعا کریں کہ اے اللہ! خلیفۃ المسیح تو کہتے ہیں کہ ’’لے لیں‘‘ لیکن یہ لوگ لینے نہیں دیتے۔ چنانچہ اس سے دعا میں اور بھی زیادہ درد پیدا ہوا۔

ایک دن جج نے اُس خاتون سے کہا کہ احمدیوں سے بات کرو۔ اس پر اُس مالکن خاتون نے جج سے کہا کہ احمدیوں سے میں نے بہت بدتمیزی کی ہے۔ میں کس طرح ان کے پاس جاؤں۔ اس پر جج نے کہا کہ اسکے علاوہ تمہارے پاس اور کوئی راستہ بھی نہیں ہے۔ چنانچہ یہ خاتون ایک دن رات کو ہمارے پاس آئی اور معذرت کی اور اپنے کیے کی معافی مانگی اور کہنے لگی کہ آپ یہ جگہ ’’لے لیں‘‘ میں نے عدالت میں بات کرلی ہے۔

بعدازاں عدالت نے ایک نوٹس بھی جاری کیا کہ یہ جگہ ہم جماعت احمدیہ کو دینے لگے ہیں۔ اگر کسی کو اعتراض ہو تو ایک ماہ کے اندر اندر عدالت سے رجوع کرے ورنہ یہ جگہ جماعت احمدیہ کو دے دی جائے گی۔ مگر کسی کی طرف سے کوئی اعتراض نہ آیا۔ چنانچہ عدالت نے رجسٹری کی تاریخ مقرر کردی۔

تاریخ مقرر ہونے کے بعد ہم نے اس خاتون سے کہا کہ رجسٹری والے دن گھر کی چابیاں لے کر آؤ۔ مگر اس نے کہا کہ میں اپنے دو بچوں کو لے کر کہاں جاؤں گی۔ اس پر ہم نے اس کو کرایہ پر جگہ لے کر دینے کا وعدہ کیا اور کرایہ کی رقم اس کی قیمت سے کاٹ لی گئی۔ مکان کو دیکھ کر کہنے لگی کہ اس کا رنگ اچھا نہیں۔ خدام نے اسکی پسند کا رنگ بھی کر دیا۔ کہنے لگی کہ سامان اُٹھانے کیلئے گاڑی نہیں۔ خدام نے اسکا سامان بھی منتقل کر دیا۔

امیر صاحب بیان کرتے ہیں کہ رجسٹری والے دن جب دستخط ہونے لگے تو میں نے کہا کہ میں تو کوئی کام بغیر دعا کے نہیں کرتا۔ دعا کروں گا اور پھر دستخط کروں گا۔ اس پر حکومتی افسر جج کہنے لگا کہ یہ حکومتی ادارہ ہے۔ اس کیلئے اجازت نہیں دی جاسکتی۔ میں نے کہا میں یہ جگہ بغیر دعا کے نہ لوں گا۔ اس پر مالکن پریشان ہوگئی اور بنک والے بھی پریشان ہوئے کیونکہ ان کی رقم بھی جاتی تھی۔ اس پر وہ خاتون مجھے فرنچ زبان میں بار بار کہنے لگی کہ ’’لے لیں‘‘۔ ’’لے لیں‘‘ مہربانی کرکے ’’لے لیں‘‘ وہی الفاظ جو حضور انور نے فرمائے تھے وہی الفاظ وہ بار بار کہتی جارہی تھی۔ اُس وقت دفتر کے لوگ یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ یہ لوگ مجھے کہنے لگے کہ آپ نے کیا دعا کرنی ہے اس پر میں نے کہا کہ مجھے یہ دعا کرنی ہے کہ یہ جگہ اسلام اور انسانیت کا سب سے بڑا مرکز بن جائے۔ اس پر جج نے کہا کہ اگر یہ بات ہے تو میں بھی یہ دعا کرتا ہوں۔

چنانچہ دستخط کردیے گئے اور یہ جگہ قانونی طور پر جماعت کے نام رجسٹر ہوگئی۔ خدا تعالیٰ نے اپنے خلیفہ کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ لفظ لفظ، حرف حرف پورے کردیے۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ جگہ ہمیں عطا فرمادی۔ حضور انور نے اسکا نام ’’بیت العطاء‘‘ عطا فرمایا۔

آج بدھ کے روز ہالینڈ کے ایک ریجنل ٹی وی ’’Omroep Flevoland‘‘ نے درج ذیل خبر دی: المیرے میں احمدیہ مسجد کا افتتاح

بروز منگل بیت العافیت کا افتتاح ہوا۔ یہ مسجد جماعت احمدیہ کی ہے۔ یہ پاکستان سے تعلق رکھنے والی ایک اسلامی جماعت ہے جن کا ایمان یہ ہے کہ ان کے بانی جماعت وہ موعود مسیح ہیں جن کی پیشگوئی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کی تھی۔ باقی مسلمان فرقے اس جماعت کو غیر مسلم قرار دیتے ہیں۔

مسجد کا افتتاح جماعت کے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد نے کیا۔ یہ موجودہ عالمگیر جماعت کے سربراہ ہیں۔ احمدی اپنے خلیفہ کو دنیا کا سب سے اہم ترین انسان سمجھتے ہیں۔ یہاں کے احمدی بہت خوش ہیں کہ خلیفہ وقت ان سے ملنے آئے ہیں۔ اِس تقریب میں بہت سے غیراز جماعت مہمان شامل ہوئے تھے۔ جن کو عشائیہ بھی پیش کیا گیا۔ احمدی جماعت دوسری مذہبی جماعتوں سے ملنے کیلئے تیار ہے اور مذہبی رواداری کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔ المیرے میں تقریباً 80 احمدی رہتے ہیں اور ملک میں تقریباً پندرہ صد۔

......☆......☆......☆......

03 راکتوبر 2019ء (بروز جمعرات)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پینتالیس منٹ پر ہال میں تشریف لاکر نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ

کلامُ الامام

جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا
وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کرسکتا
(ملفوظات، جلد 5 صفحہ 407)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلامُ الامام

اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے
(ملفوظات، جلد 5 صفحہ 407)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

پروگرام کے مطابق دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہال میں تشریف لا کر نمازِ ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی ادائیگی میں مصروفیت رہی۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ملاقاتوں کے اس سیشن میں 45 فیملیز کے 160 رافراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر ایک فیملی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلبا اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور ازراہِ شفقت چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز پیرس (Paris) کی پانچ جماعتوں سے 80 کلومیٹر کا سفر طے کر کے آئی تھیں۔ اس کیلئے Epernay جماعت سے آنے والے احباب اور فیملیز یک صد کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے پہنچی تھیں۔ ان سبھی نے جہاں اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا وہاں ہر ایک ان بابرکت لمحات سے بے انتہا برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا۔ بیماروں نے اپنی صحت یابی کیلئے دعائیں حاصل کیں۔ مختلف پریشانیوں اور مسائل میں گھرے ہوئے لوگوں نے اپنی تکالیف دور ہونے کیلئے دعا کی درخواستیں کیں اور تسکین قلب پا کر مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ باہر نکلے۔ طلباء اور طالبات نے اپنی تعلیم اور امتحانات میں کامیابی کے حصول کیلئے اپنے پیارے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔ غرض ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کی دعاؤں سے حصہ پایا۔ راحت وسکون اور اطمینان قلب حاصل ہوا۔

ایک افریقن فیملی جب ملاقات کر کے دفتر سے باہر آئی تو فیملی کے سربراہ حافظ سلیم طورے صاحب کہنے لگے کہ آج میں بہت خوش ہوں۔ پیارے آقا کا قرب ہمیں نصیب ہوا ہے۔ میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں بیان کر سکوں کہ اس وقت میرے دل کی کیا کیفیت ہے۔ میرے دل میں کیا ہے۔ میرا دل شکر کے جذبات سے بھرا ہوا ہے۔ صرف یہی کہہ سکتا ہوں کہ الحمد للہ۔ الحمد للہ۔

پاکستان سے آنے والے ایک دوست عمران احمد صاحب نے بیان کیا: آج یہ ملاقات میری زندگی کا خوش قسمت ترین لمحہ ہے۔ میں ہمیشہ یہ دعا کیا کرتا تھا کہ کبھی زندگی میں میری بھی پیارے آقا سے ملاقات ہو۔ آج میری دعا کی قبولیت کی گھڑی تھی۔ مجھے انتہائی قریب سے حضور انور کا دیدار نصیب ہوا۔ میں اسے کبھی بھول نہیں سکتا۔

ایک نوجوان کہنے لگا: آج میں بہت خوش ہوں۔ میں زیادہ بیان کرنے کی سکت نہیں پاتا۔ بس اتنا کہتا ہوں کہ ''اللھم ایّد امامنا بروح القدس۔''

ایک بچہ خوشی خوشی بتا رہا تھا کہ حضور نے مجھے پین اور چاکلیٹ دی ہے۔ میں اس پین سے اپنے اسکول کا کام کروں گا اور اب زیادہ محنت کروں گا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہال میں تشریف لا کر نمازِ مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گے۔

جماعت احمدیہ فرانس کا 27واں جلسہ سالانہ 4 راکتوبر بروز جمعۃ المبارک اسی جگہ پر شروع ہو رہا ہے۔ پختہ عمارات کے علاوہ اِس وسیع وعریض قطعہ زمین پر مارکیز اور شامیانے، خیمہ جات لگا کر جلسہ سالانہ کے انتظامات کیے گئے ہیں۔

مردانہ اور لجنہ کے جلسہ گاہ کے علیحدہ علیحدہ احاطہ میں مارکیز لگائی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ جلسہ کے مردانہ حصہ میں MTA کے انتظامات کے لیے علیحدہ مارکی ہے۔ خاص مہمانوں کا انتظام ایک علیحدہ مارکی لگا کر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ شعبہ نمائش، شعبہ تبلیغ، شعبہ ہیومینٹی فرسٹ، شعبہ امانات کے لیے مارکیز لگا کر انتظام کیا گیا ہے۔

دفتر جلسہ سالانہ، شعبہ رجسٹریشن اور شعبہ scanning کیلئے بھی دفاتر قائم کیے گئے ہیں۔

رہائش کیلئے اور کھانا کھانے کیلئے علیحدہ علیحدہ مارکیز لگائی گئی ہیں۔ بازار کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ بیوت الخلاء کا انتظام بھی علیحدہ طور پر کیا گیا ہے۔

جلسہ گاہ کے لجنہ کے حصہ میں لجنہ کے جلسہ گاہ کے علاوہ لجنہ کیلئے کھانا کھانے کی مارکی بھی لگائی گئی ہے۔ شعبہ رجسٹریشن اور دیگر دفاتر اور لجنہ کیلئے ایک علیحدہ بازار کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ بیوت الخلا کا انتظام بھی ہے۔ مردوں اور خواتین کیلئے علیحدہ علیحدہ پارکنگ کا انتظام بھی ہے اور پارکنگ کیلئے بھی جگہ مہیا کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس قطعہ زمین پر، جماعت کے اس سینٹر ''بیت العطاء'' میں جو قریباً پونے چھ ہیکٹر پر مشتمل ہے جلسہ سالانہ کے تمام انتظامات بڑی آسانی سے طے پائے ہیں۔ اللہ کے فضل وکرم سے جماعت فرانس کو ایک بڑی وسیع اور کھلی جگہ اپنے جلسے کے لیے میسر آگئی ہے۔ الحمد للہ

......☆......☆......☆......

4 راکتوبر 2019ء بروز جمعۃ المبارک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پینتالیس منٹ پر ہال میں تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

جلسہ سالانہ فرانس کا آغاز

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ فرانس کے 27ویں جلسہ سالانہ کا آغاز ہو رہا تھا۔ اور آج جلسہ سالانہ کا پہلا روز تھا۔ پروگرام کے مطابق دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پرچم کشائی کی تقریب کیلئے تشریف لائے۔ حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا۔ جب کہ امیر صاحب فرانس نے فرانس کا قومی پرچم لہرایا۔ بعد ازاں حضور انور نے دعا کروائی۔ MTA انٹرنیشنل کی یہاں جلسہ گاہ سے Live نشریات شروع ہو چکی تھیں۔ پرچم کشائی کی یہ تقریب بھی دنیا بھر میں براہِ راست دکھائی گئی۔ بعد ازاں حضور انور مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس کے ساتھ جلسہ کا افتتاح ہوا۔ (اس خطبہ کا مکمل متن اخبار بدر کے 24 راکتوبر 2019ء کے شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ جمعہ 2 بجکر 55 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ نمازِ عصر جمع کر کے پڑھائی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب فرانس کو ہدایت فرمائی کہ سٹیج پر جو بینر ہے، نمازوں کے وقت اس کے نچلے حصہ کو کپڑے سے ڈھانپ دیا کریں تا کہ نظر نہ پڑے۔ بینر پر جماعت فرانس کے گزشتہ جلسہ سالانہ کو تصویری زبان میں پیش کیا گیا تھا اور جماعت کے نئے سنٹر بیت العطاء کا نقشہ تصویری زبان میں دکھایا گیا تھا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

آج نمازِ جمعہ پر حاضری تیرہ صد (1300) کے لگ بھگ تھی۔ اس میں بیرونی ممالک سے چار صد سے زائد مہمان شامل ہوئے تھے۔ فرانس کے علاوہ، جرمنی، برطانیہ، بلجیم، سپین، الجیریا، بورکینیا فاسو، کینیڈا، گیمبیا، آئیوری کوسٹ، ھالینڈ، اٹلی، مالی، پاکستان، سینیگال، سوئٹزر لینڈ، متحدہ عرب امارات اور یو ایس اے سے تعلق رکھنے والے احباب شامل ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ اس جلسہ گاہ سے MTA انٹرنیشنل پر براہِ راست نشر ہوا۔

پروگرام کے مطابق آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ گاہ تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

5 راکتوبر 2019ء بروز ہفتہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 6 بجکر 45 منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

حضور انور کے ساتھ مستورات کا اجلاس

آج پروگرام کے مطابق لجنہ جلسہ گاہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب تھا۔ پروگرام کے مطابق ساڑھے 12 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ صدر لجنہ اماء اللہ فرانس فرحت فہیم صاحبہ و ناظمہ اعلیٰ نے اپنی نائب ناظمات کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ انعم کاہلوں صاحبہ نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ ہاجرہ ہادی صاحبہ نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزہ عائشہ سندس صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام ؎

اِک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضاء کے سامنے

خوش الحانی سے پیش کیا۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی 41 طالبات کو اسناد عطا فرمائیں۔ تعلیمی ایوارڈ حاصل کرنے والی ان خوش نصیب طالبات کے نام درج ذیل ہیں:

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف وکرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE
Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

اقراء خلیل	BTEC نیشنل ڈپلومہ
مہ جبین اظہر	BTEC نیشنل ڈپلومہ
سائرہ کنول داؤد	BTEC نیشنل ڈپلومہ
قمر ضیاء	BTEC نیشنل ڈپلومہ
درثمین طوبیٰ وسیم	BTEC نیشنل ڈپلومہ
طوبیٰ طاہر	BTEC نیشنل ڈپلومہ
Aneeza Asim	ماسٹرز ان سائنس
Ines Rezig	اے لیول
Amina Chettih	اے لیول
Imane Haddioui	اے لیول
Nughz Tul Zahra	بی اے ٹیکسٹائل ڈیزائننگ
ذنوبیہ عامر	بی اے ان سائنس (Digitaland Creative Media)
Ines Doobory	بی اے ماڈرن لٹریچر
فوزیہ چوہدری	ماسٹرز ان ہومیوپیتھی
آصفہ خان	ماسٹرز ان سائنس آف Medication
سعدیہ ظفر	ماسٹرز ان سائیکالوجی
عطیہ کوثر	ماسٹرز ان ہسٹری (History)
رضوانہ اعجاز	ماسٹرز Mathematics
مبشرہ صدف	ماسٹرز اردو
شفیقہ اشتیاق	Master in Foreigner Languages International Relation and Comparisons
اذکی غلام	ماسٹرز ان مینجمنٹ

قدسیہ عالم	ماسٹرز ان ایجوکیشن
Asima Naseer	ماسٹرز ان ایجوکیشن
بشریٰ سلام	ماسٹرز ان فزکس (Physics)
ثناء سہیل	ماسٹرز ان سائیکالوجی
مریم ناصر	ماسٹرز ان الیکٹریکل انجینئرنگ
ہبۃ النور مریم	ماسٹرز ان Material Sciences
مہوش حفیظ	ماسٹرز ان ایجوکیشن
مہ جبین حفیظ	ماسٹرز ان پرائیویٹ لاء
Duriah Malik	Diplome of Architect of Interior/Enviromental Designer
نداء نصیر	ماسٹرز ان ایجوکیشن
جویریہ خان	ماسٹرز ان اکاؤنٹنسی، کنٹرول اینڈ آڈٹ
نداء ناصر	ماسٹرز ان انگلش
میمونہ خان	ماسٹرز ان بیالوجی
مدیحہ چوہدری	پی ایچ ڈی جنرل میڈیسن
صنوبر خان	پی ایچ ڈی جنرل میڈیسن
Mamode Hossen Karina	ماسٹرز ان ٹورازم
رابعہ بن اویس	اے لیول سائنس
نادیہ انجم	اے لیول
ہانیہ افضال	ماسٹرز ان ایجوکیشنل سائنس
باسمہ چوہدری	ماسٹرز

تعلیمی ایوارڈ کی تقریب کے بعد ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

جلسہ سالانہ کی اہمیت اور برکات

ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہم و غم دُور فرماوے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِراہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنےٰ ادنےٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کیلئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔“

نیز فرماتے ہیں: ”ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہم و غم دُور فرماوے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔“

(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 341، 342، اشتہار 7 دسمبر 1892)

شعبہ نور الاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں

ٹول فری نمبر : 1800 103 2131

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

BOSCH
Invented for life

0% FINANCE
without intrest EMI

MICROWAVE☆ TUMBEL DRYER ☆ WASHER DRYER ☆ REFRIGERATOR ☆ WASHING MACHINE ☆DISHWASHER

PARAS TV CENTRE
Near Parbhakar Chowk Qadian (Mob. 98553-41434, 70870-72424, 87290-02424)

R. Subbarao
MARKETING HEAD

GENESIS AQUA NATURELS

89855 87875, 99494 12352
genesisaquanaturels@gmail.com
#C Block, Flat No. 414,
Madhinagauda,
Hyderabad,
Telangana - 500 050.

طالب دعا : رضوان سلیم ضلع ویسٹ گوداوری (صوبہ آندھرا پردیس)

TAHIRA ENTERPRISE
Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)
Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)
Mob : 9830464271, 967455863

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 21 جون 2019 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت زینب بنت جحشؓ رضی اللہ عنہا کی کیا خصوصیات بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عائشہؓ ان کے ذاتی تقویٰ اور طہارت کی بہت مداح تھیں اور اکثر کہا کرتی تھیں کہ میں نے زینبؓ سے زیادہ نیک عورت نہیں دیکھی اور یہ کہ وہ بہت متقی، بہت راست گو، بہت صلہ رحمی کرنے والی، بہت صدقہ و خیرات کرنے والی اور نیکی اور تقرب الٰہی کے اعمال میں نہایت سرگرم تھیں۔ بس اتنی بات تھی ان کی طبیعت ذرا تیز تھی مگر تیزی کے بعد وہ جلد ہی خود نادم ہوجایا کرتی تھیں۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات کے بعد اپنی کس بیوی کے سب سے پہلے آپؐ سے آملنے کی پیشگوئی فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ اَسْرَعُکُنَّ لِحَاقًا بِیْ اَطْوَلُکُنَّ یَدًا۔ تم میں سے جو سب سے زیادہ لمبے ہاتھوں والی ہے وہ میری وفات کے بعد سب سے پہلے فوت ہوکر میرے پاس پہنچے گی۔ ہم نے اس سے ظاہری ہاتھ سمجھے اور اپنے ہاتھ ناپا کرتی تھیں لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے پہلے زینب کا انتقال ہوا تو تب جا کر ہم پر یہ راز کھلا کہ ہاتھ سے مراد صدقہ و خیرات کا ہاتھ تھا نہ کہ ظاہری ہاتھ۔

سوال حضور انور نے اس بے بنیاد الزام کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت اپنی بہو کو اپنے اوپر حلال کرلیا، کا کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: طبری اور ابن سعد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک نہایت بے بنیاد اور جھوٹی روایت نقل کی ہے جس میں بیان کیا گیا ہے ایک مرتبہ آپ زید سے ملنے ان کے گھر گئے۔ آپ نے آواز دی تو اندر سے زینبؓ نے عرض کیا کہ وہ گھر پر نہیں ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر بلایا۔ آپ اندر نہیں گئے لیکن آپ حضرت زینب کی خوبصورتی سے متاثر ہوکر سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ اللّٰہِ مُصَرِّفِ الْقُلُوْبِ۔ پڑھتے ہوئے واپس آگئے۔ اسکے بعد حضرت زید نے یہ سوچ کر کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت زینب کو پسند کرتے ہیں، انہیں طلاق دے دی۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ روایت سراسر جھوٹی ہے اور اسکے راویوں میں واقدی کا نام آتا ہے جسکی کذب بیانی میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ اسی طرح بخاری اور احادیث صحیحہ میں اس روایت کا نام و نشان تک نہیں پایا جاتا۔

سوال قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے منافقین کو ان کی شراتوں پر کیا تنبیہ فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: قرآن شریف کی سورۂ احزاب میں جس جگہ حضرت زینبؓ کی شادی کا ذکر ہے وہاں منافقینِ مدینہ کی شرارتوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَئِنْ لَّمْ یَنْتَہِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِی الْمَدِیْنَۃِ لَنُغْرِیَنَّکَ بِہِمْ ثُمَّ لَا یُجَاوِرُوْنَکَ فِیْہَا اِلَّا قَلِیْلًا یعنی اگر منافق لوگ اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے اور مدینہ میں جھوٹی اور فتنہ انگیز خبروں کی اشاعت کرنے والے لوگ اپنی ان کارروائیوں سے باز نہ آئے تو پھر اے نبی ہم تمہیں ان کے خلاف ہاتھ اٹھانے کی اجازت دیں گے اور پھر یہ لوگ مدینہ میں نہیں ٹھہر سکیں گے مگر تھوڑا۔

سوال جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ آپؐ کی شادیاں نفسانی اغراض کے ماتحت تھیں ان کا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے کیا جواب دیا ہے؟

جواب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچیس سال کی عمر میں ایک چالیس سالہ ادھیڑ عمر کی بیوہ عورت سے شادی کی اور پھر پچاس سال کی عمر تک اس رشتہ کو اس خوبی اور وفاداری کے ساتھ نبھایا کہ جس کی نظیر نہیں ملتی اور اس کے بعد بھی آپؐ نے پچپن سال کی عمر تک عملاً صرف ایک بیوی رکھی اور یہ بیوی حضرت سودہؓ بھی حسنِ اتفاق سے ایک بیوہ اور ادھیڑ عمر کی خاتون تھیں اور اس تمام عرصہ میں آپؐ کو کبھی دوسری شادی کا خیال نہیں آیا۔ مکہ والوں نے آپ کی تبلیغی مساع سے تنگ آکر آپ یہ لالچ بھی دی تھی کہ آپ جس بھی لڑکی سے چاہیں ہم اس سے آپ کی شادی کرادیں گے۔ آپؐ کی یہ شادیاں آپؐ کے فرائضِ نبوت کا حصہ تھیں جو آپؐ نے اپنی خانگی خوشی کو برباد کرتے ہوئے تبلیغ و تربیت کی اغراض کے ماتحت کی تھیں۔

سوال حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے حضرت زینب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شادی کے متعلق کیا نکتہ بیان فرمایا ہے؟

جواب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پھوپھی کی لڑکی کا نکاح زیدؓ سے کرایا۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ یہ بات لوگوں پر ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نرینہ اولاد نہیں ہے اور حضرت زید آپ کے منہ بولے بیٹے تھے۔ حضرت زینبؓ کے نکاح کے واقعہ سے خدا تعالیٰ نے یہ بتایا کہ اولاد وہی ہوتی ہے جو قانونِ قدرت کے مطابق ہو یعنی جسمانی اولاد۔ اس بات کو قائم کرنے کیلئے واحد طریق یہی تھا کہ حضرت زیدؓ کی مطلقہ کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکاح فرماتے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے آزاد شدہ غلاموں کے ساتھ کیا برتاؤ تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق تھا کہ لوگوں کے پرانے خیالات کی اصلاح کی غرض سے آپؐ غلاموں اور آزاد شدہ غلاموں میں سے قابل لوگوں کی تعظیم و تکریم کا خیال دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ رکھتے تھے۔ چنانچہ آپؐ نے بہت سے موقعوں پر اپنے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہؓ اور ان کے لڑکے اسامہ بن زیدؓ کو جنگی مہموں میں امیر مقرر فرمایا اور بڑے بڑے صاحبِ عزت اور جلیل القدر صحابیوں کو ان کے ماتحت رکھا۔

سوال حضرت زیدؓ اور ان کے بیٹے اسامہ بن زیدؓ کا آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک کیا مقام تھا؟

جواب آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم جس طرح زیدؓ امارت کا حق دار اور اہل تھا اور میرے محبوب ترین لوگوں میں سے تھا اسی طرح اسامہؓ بھی امارت کا اہل ہے اور میرے محبوب ترین لوگوں میں سے ہے۔

سوال حضرت زیدؓ کن کن غزوات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے؟

جواب آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت زیدؓ غزوۂ بدر، احد، خندق، حدیبیہ، خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ حضرت زیدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماہر تیر اندازوں میں سے شمار ہوتے تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوۂ مُرَیْسِیع کیلئے جانے لگے تو آپؐ نے حضرت زیدؓ کو مدینہ کا امیر مقرر فرمایا۔ حضرت سلمہ بن اکوعؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سات غزوات میں شرکت کی اور نو ایسے سرایا میں شامل ہوا جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم پر حضرت زید بن حارثہؓ کو امیرِ لشکر مقرر کیا تھا۔

سوال حضور انور نے غزوہ اور سریہ کے کیا معنے بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: غزوہ اسے کہتے ہیں جس مہم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شامل ہوئے اور سَرِیّہ یا بعث اسے کہتے ہیں جس میں آپؐ شامل نہیں ہوئے۔ غزوہ اور سَرِیّہ دونوں میں یہ بھی واضح ہوجائے کہ تلوار کے جہاد کیلئے نکلنا ضروری نہیں ہے بلکہ ہر وہ سفر جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ کی حالت میں شریک ہوئے ہوں وہ غزوہ کہلاتا ہے خواہ وہ خصوصیت سے لڑنے کی خاطر نہ بھی کیا گیا ہو لیکن بعد میں مجبوری سے جنگ کرنی پڑی ہو۔ اسی طرح سَرِیّہ بھی ہے۔

سوال حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت زیدؓ سے محبت کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضرت زید بن حارثہؓ ایک سریے سے مدینہ واپس لوٹے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں تھے۔ حضرت زیدؓ آئے اور گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپؓ کا استقبال کیا اور انہیں گلے لگایا اور ان کا بوسہ لیا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ کے آخر میں کس کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ فرمایا؟

جواب حضور انور نے عزیزہ مریم سلمان گل صاحبہ بنت مکرم مبارک صدیقی صاحب کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ فرمایا جو مورخہ 17 جون کو 25 سال کی عمر میں وفات پا گئی تھیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

سوال حضور انور نے عزیزہ مریم سلمان گل کے کیا کیا اوصاف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بڑی خوش اخلاق، ہنس مکھ اور مستحق افراد کی باقاعدگی سے مدد کرنے والی تھیں۔ سیکرٹری نومبائعات کے طور پر بہت اچھا اور مثالی کام کر رہی تھیں۔ دوستوں اور لوگوں میں باتوں باتوں میں اکثر خلافت کی برکات اور نظام جماعت کے بارے میں بتاتی رہتی تھیں۔ نومبائعات کی بہترین دوست بنتی تھیں۔ ان کی مدد کرتی تھیں۔ ہمیشہ سلام کرنے اور دوسروں کا حال پوچھنے میں پہل کرتی تھیں۔ ہمیشہ دوسروں میں اچھی باتیں تلاش کرتی تھیں۔ ہمیشہ اس کے چہرے پر مسکراہٹ ہوتی تھی۔ اللہ تعالیٰ پر بہت توکل کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا بہت شکر کرنے والی بچی تھی۔

......☆......☆......☆......

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 28 جون 2019 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت زید بن حارثؓ کی سرکردگی میں کیے جانے والے سریہ بنو سُلیم کے کیا حالات بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ربیع الآخر 6 ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرتِ زید بن حارثہؓ کی امارت میں چند مسلمانوں کو قبیلہ بنی سُلیم کی طرف روانہ فرمایا۔ یہ قبیلہ ایک عرصہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف برسر پیکار چلا آتا تھا۔ جب زید بن حارثہؓ اور ان کے ساتھی جموم میں پہنچے تو وہاں کوئی نہیں تھا، مگر قبیلہ مُزَینہ کی ایک عورت حلیمہ نے اس جگہ کا پتہ بتا دیا جہاں اس وقت قبیلہ بنو سُلیم کا ایک حصہ اپنے جانور چرا رہا تھا۔ زید بن حارثہؓ نے اس جگہ چھاپا مارا۔ اس اچانک حملہ سے گھبرا کر اکثر لوگ اِدھر اُدھر بھاگ گئے مگر چند قیدی اور مویشی مسلمانوں کے ہاتھ آگئے جنہیں وہ لے کر مدینہ کی طرف واپس لوٹے۔ ان قیدیوں میں حلیمہ کا خاوند بھی تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حلیمہ کی اس امداد کی وجہ سے حلیمہ اور اس کے خاوند کو بلا معاوضہ آزاد کردیا۔

سوال حضور انور نے حضرت زید بن حارثہؓ کی سرکردگی میں سریہ عیص کی کیا وجہ بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمادی الاولیٰ کے مہینہ میں انہیں ایک سو ستر صحابہ کی کمان میں روانہ فرمایا۔ شام کی طرف سے قریش مکہ کا ایک قافلہ آرہا تھا۔ قریش کے قافلے عموماً ہمیشہ مسلح ہوتے تھے اور مکہ اور شام کے درمیان آتے جاتے ہوئے وہ مدینہ کے بالکل قریب سے گزرتے تھے جسکی وجہ سے انکی طرف سے ہر وقت خطرہ رہتا تھا۔ یہ قافلے قبائل عرب کو مسلمانوں کے خلاف اکساتے جاتے تھے۔ اس لیے انکی روک تھام ضروری تھی۔

سوال سریہ عیص میں مسلمانوں کو کس طرح کامیابی حاصل ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلے کی خبر پا کر زید بن حارثہؓ کو اس طرف روانہ فرمایا اور وہ اس ہوشیاری سے گھات لگاتے ہوئے آگے بڑھے کہ کسی کو پتہ نہ لگے اور عِیص کے مقام پر قافلے کو جا پکڑا۔ چونکہ یہ اچانک حملہ تھا، اہل قافلہ مسلمانوں کے حملہ کی تاب نہ لا سکے اور اپنا ساز و سامان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ زید نے بعض قیدی پکڑ کر اور سامانِ قافلہ اپنے قبضہ میں لے کر مدینہ کی طرف واپسی کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت زیدؓ کی سرکردگی میں سریہ طَرَف کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: غزوہ بنو لحیان کے کچھ عرصہ بعد جمادی الآخر 6 ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہؓ کی کمان میں پندرہ صحابیوں کا ایک دستہ طَرَف کی جانب روانہ فرمایا جو مدینہ سے چھتیس میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔ اس جگہ۔ بنو ثعلبہ کے لوگ آباد تھے مگر قبل اس کے کہ زید بن حارثہؓ وہاں پہنچتے اس قبیلہ کے لوگ بروقت خبر پا کر اِدھر اُدھر منتشر ہوگئے اور زیدؓ اور ان کے ساتھی چند روز وہاں قیام کے بعد مدینہ لوٹ آئے۔

سوال حضور انور نے حضرت زید بن حارثہؓ کی سرکردگی میں سریہ حِسمیٰ کے کیا واقعات بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ سریہ جمادی الآخرہ سن 6 ہجری میں ہوا۔ اس مہم کی غرض یہ تھی کہ ایک صحابی حضرت دِحیہ کلبیؓ شام کی طرف سے قیصر روم کو مل کر واپس آرہے تھے۔ آپ کو قیصر کی طرف سے خلعت ملا تھا اور کچھ تجارتی سامان تھا۔ بنوجُذام کے رئیس ھُنَید بن عارِض نے چند لوگوں کے ساتھ دِحیہ پر حملہ کر دیا اور سارا سامان چھین لیا۔ بنوجذام کے بعض مسلمانوں نے ان کا سامان واپس دلوایا۔ مدینہ آکر جب انہوں نے آنحضورؐ کو اس واقعہ کی اطلاع دی تو آپؐ نے زید بن حارثہؓ کو روانہ فرمایا۔ زیدؓ کے دستے نے عین صبح کے وقت بنوجُذام کو جا پکڑا۔ بنوجُذام نے مقابلہ کیا مگر مسلمانوں کے اچانک حملہ کے سامنے ان کے پاؤں جم نہ سکے اور وہ بھاگ گئے اور زید بن حارثہؓ بہت سا سامان اور مال مویشی اور ایک سو کے قریب قیدی پکڑ کر واپس آگئے۔

سوال حضور انور نے حضرت زید بن حارثہؓ کی سرکردگی میں سریہ وادی القریٰ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رجب 6 ہجری میں ایک سریہ وادی القُریٰ کی طرف بھیجا گیا۔ جب زیدؓ کا دستہ وادی القُریٰ میں پہنچا تو بنوفزارہ کے لوگ ان کے مقابلہ کے لیے تیار تھے۔ اس معرکے میں متعدد مسلمان شہید ہوئے اور زیدؓ کو بھی سخت زخم آئے مگر خدا نے اپنے فضل سے بچا لیا۔ وادی القُریٰ مدینہ سے شمال کی طرف شامی راستہ پر ایک آباد وادی تھی جس میں بہت سی بستیاں آباد تھیں اور اسی واسطے اس کا نام وادی القُریٰ پڑ گیا تھا۔ یعنی بستیوں والی وادی۔

سوال حضور انور نے جنگ موتہ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: سریہ مُؤتَہ جمادی الاول 8 ہجری میں ہوا۔ مُؤتَہ بلقاء کے قریب ملک شام میں ایک مقام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث بن عمیرؓ کو قاصد بنا کر شاہ بصریٰ کے پاس خط دے کر بھیجا۔ جب وہ مُؤتَہ کے مقام پر اترے تو انہیں شُرَحبِیل بن عَمرو غَسّانی نے شہید کر دیا۔ یہ سانحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بہت گراں گزرا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے لوگوں کو بلایا تو وہ تیزی سے جُرف مقام پر جمع ہو گئے جن کی تعداد تین ہزار تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے زید بن حارثہؓ کو امیر بنایا اور ایک سفید جھنڈا ان کو دیتے ہوئے نصیحت کی کہ حارث بن عمیرؓ جہاں شہید کیے گئے ہیں وہاں پہنچ کر لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں۔ اگر وہ قبول کر لیں تو ٹھیک ہے نہیں تو ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں اور ان سے جنگ کریں۔

سوال سریہ موتہ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پیشگوئی فرمائی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سریہ مُؤتَہ کیلئے حضرت زید بن حارثہؓ کو امیر مقرر فرمایا پھر آپؐ نے فرمایا کہ اگر زیدؓ شہید ہو جائیں تو جعفرؓ امیر ہوں گے اور اگر جعفرؓ بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہؓ امیر ہوں گے۔ اور اس لشکر کو جَیشُ الاُمَرَاء بھی کہتے ہیں۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سریہ موتہ کے متعلق پیشگوئی کس طرح پوری ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سریہ موتہ کے شہدا کی شہادت کی خبر دیتے ہوئے فرمایا زیدؓ نے جھنڈا لیا اور وہ شہید ہوئے۔ پھر جعفرؓ نے اسے پکڑا اور وہ بھی شہید ہو گئے۔ پھر عبداللہ بن رواحہؓ نے جھنڈے کو پکڑا اور وہ بھی شہید ہو گئے اور یہ خبر دیتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔ فرمایا کہ پھر جھنڈے کو خالد بن ولیدؓ نے بغیر سردار ہونے کے پکڑا اور انہیں فتح حاصل ہوئی۔

سوال جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضرت زید بن حارث، حضرت جعفر اور حضرت عبداللہ بن رواحہ کی شہادت کی خبر پہنچی تو آپ نے کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے اللہ! زیدؓ کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! زیدؓ کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! زیدؓ کی مغفرت فرما۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اے اللہ! جعفرؓ اور عبداللہ بن رواحہؓ کی مغفرت فرما۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ بن زیدؓ سے کس طرح محبت فرمایا کرتے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت اسامہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اور حسنؓ کو لیتے اور فرماتے کہ اے اللہ! ان دونوں سے محبت کر کیونکہ میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زیدؓ پر کس طرح عنایات فرمایا کرتے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت جَبَلَہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہتھیار سوائے حضرت علیؓ کے یا حضرت زیدؓ کے کسی کو نہ دیتے۔ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کجاوے تحفۃً دیے گئے تو ایک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود رکھ لیا اور دوسرا حضرت زیدؓ کو دے دیا۔ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو جبے ہدیہ کیے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خود رکھ لیا اور دوسرا حضرت زیدؓ کو عطا فرمایا۔ حضرت زید بن حارثہؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا محب کہا جاتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرا محبوب وہ ہے جس پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی زیدؓ۔

سوال خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے جماعت کے کن بزرگان کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: نمازِ جمعہ کے بعد میں دو جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ ہے مکرم صدیق آدم دُمبیا (Dumbia) صاحب کا جو آئیوری کوسٹ کے مبلغ تھے۔ 14 جون کو آپ کی وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ دوسرا جنازہ ہے میاں غلام مصطفی صاحب جو 24 جون کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items

Mob: 9647960851
9082768330

Branch: Aroti Tola Po muluk
Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road
Po.Bartala, Kolkata-18

طالب دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیربھوم۔ بنگال)

بطور ڈرائیور خدمت کے خواہشمند متوجہ ہوں

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ڈرائیور کی اسامی پُر کی جانی مقصود ہے جو دوست بطور ڈرائیور خدمت کرنے کے خواہش مند ہوں وہ اپنی درخواستیں دو ماہ کے اندر نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا سکتے ہیں۔ شرائط درج ذیل ہیں:

(1) اُمیدوار کے پاس ڈرائیونگ لائسنس اور ڈرائیونگ کا تجربہ ہونا ضروری ہے (2) اُمیدوار کو برتھ سرٹیفکیٹ پیش کرنا ضروری ہوگا (3) وہی اُمیدوار بطور ڈرائیور خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو انٹرویو بورڈ تقرر کارکنان میں کامیاب ہوں گے اور (4) جو نور ہسپتال قادیان سے میڈیکل فٹنس سرٹیفکیٹ کے مطابق صحتمند اور تندرست ہوں گے (5) اُمیدوار کو درجہ دوم کے برابر الاؤنس و دیگر سہولیات دی جائیں گی (6) اُمیدوار کے قادیان آمد و رفت کے اخراجات اپنے ہوں گے (7) اُمیدوار کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

نوٹ: درخواست فارم نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان سے حاصل کر لیں۔

(ناظر دیوان قادیان)

مزید معلومات کیلئے رابطہ کر سکتے ہیں: نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان

(Ph) 01872-501130 (Mob) 9877138347, 9646351280

e-mail: diwan@qadian.in

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اُسے
شہداء کے زُمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو
(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو
بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی
(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالب دعا : محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (تلنگانہ)

کلامُ الامام

حق کا ہمیشہ ساتھ دو
(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 115)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری، سابق امیر ضلع و افراد خاندان و مرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند — ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے
صفِ دشمن کو کیا ہم نے بحُجّت پامال — سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

طالب دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے — دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نورِ خدا کا نزول ہے — اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

طالب دُعا: افرادِ خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب مرحوم، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24؍جولائی 2019 بروز بدھ نماز ظہر سے قبل مسجد مبارک (اسلام آباد،ٹلفورڈ) کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نمازِ جنازہ حاضر

☆مکرم عبدالواسع آدم چغتائی صاحب (برمنگھم)

21؍جولائی 2019ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم حضرت حکیم محمد حسین صاحبؓ مرہم عیسیٰ والے کے فرزند اور حضرت میاں چراغ دین صاحبؓ کے پوتے تھے۔ مرحوم بہت نیک، ملنسار، نمازوں کے پابند اور فدائی احمدی تھے۔ خلافت کے ساتھ انتہائی محبت اور عقیدت کا تعلق رکھتے تھے۔ جماعت میں بطور شاعر بھی معروف تھے۔ آپ کو تین خلفائے احمدیت کو اپنا کلام سنانے اور ان سے داد وصول کرنے کی توفیق ملی۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1)ماسٹر محمد سعید اقبال صاحب

(ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی اسکول، ربوہ، حال جرمنی)

28؍اپریل 2019ء کو جرمنی میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ تیس سال تعلیم الاسلام ہائی اسکول ربوہ میں پڑھاتے رہے۔ 2002ء سے جرمنی میں مقیم تھے۔ مرحوم بہت صابر اور ہردلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ خلافت کے ساتھ والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور چار بیٹے شامل ہیں۔

(2)مکرم چوہدری سعید احمد صاحب (نوکوٹ، سندھ)

23؍اپریل 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ قادیان کے قریب سیکھواں میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ احمدیہ قادیان سے حاصل کی۔ 1949ء میں نوکوٹ سندھ میں آباد ہوئے اور وہاں قائد مجلس، جنرل سیکرٹری اور صدر جماعت کے علاوہ دیگر مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ جب ناظم وقف جدید تھے تو ان کے ہمراہ تھر کے علاقوں میں دورہ کرنے اور متعدد مرتبہ حضور رحمہ اللہ کے نمائندہ کے طور پر پروگراموں میں شرکت کرنے کی سعادت پائی۔ مخالفت کے باوجود آپ کا حلقۂ احباب بہت وسیع تھا۔ نمازوں کے پابند، خدمت کے جذبہ سے سرشار، بہت مخلص، باوفا اور نیک انسان تھے۔ خلافت سے خاص عشق کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم نصیر احمد زاہد صاحب (نائب امیر گلشن اقبال کراچی) کے والد، محترم چوہدری مبارک احمد صاحب طاہر (مشیر قانونی) کے بہنوئی، مکرم ڈاکٹر عبد الحلیم صاحب (واقف زندگی، لائبیریا) کے ماموں اور مکرم مستبشر احمد صاحب (مربی سلسلہ نظارت امور عامہ ربوہ) کے دادا تھے۔

(3)مکرمہ امۃ الرشید بٹ صاحبہ

بنت مکرم خواجہ عبدالحق صاحب مرحوم (یو ایس اے)

8؍جون 2019ء کو 94 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، خلافت اور نظام جماعت کی اطاعت گزار، غریب پرور، ہمدرد اور بہت صابرہ و شاکرہ خاتون تھیں۔ آپ کے میاں بچوں کی کم عمری میں وفات پا گئے تھے۔ جسکے بعد آپ نے بچوں کی پرورش اور تعلیم بہت عمدہ رنگ میں کی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور ایک بیٹا شامل ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم آغا عبدالکریم عابد صاحب یوکے میں مقیم ہیں اور یہاں انچارج روٹی پلانٹ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(4)عزیزم راحیل احمد چھینہ

(دارالعلوم شرقی ہادی، ربوہ)

16؍اپریل 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم میٹرک کا سٹوڈنٹ تھا۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا تھا۔ اچھے اخلاق کا مالک تھا۔ اس کے دادا مکرم عبد الحمید چھینہ صاحب نے 1990ء سے 2002ء تک گیمبیا میں کنسٹرکشن کے شعبہ میں وقف عارضی کی توفیق پائی۔ اس کے والد سیکرٹری تحریک جدید اور چچا صدر محلہ کے طور پر خدمت بجالا رہے ہیں۔ اسی وجہ سے مرحوم میں بھی جماعتی خدمت کا وصف نمایاں تھا۔

(5)مکرم سید منیب احمد صاحب

ابن مکرم سید عطاء المجیب صاحب

(بھونیشور، اڈیشہ، انڈیا)

20؍مئی 2019ء کو اچانک لُو لگنے سے بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم وقف نو کی تحریک میں شامل تھے اور ایم ایس سی کے دوسرے سال کے طالب علم تھے۔ دنیوی علوم کے حصول کے ساتھ قرآن مجید کی تفسیر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ کالج میں کوئز ماسٹر کے نام سے مشہور تھے۔ دوستوں اور اساتذہ میں بہترین تبلیغ کرتے تھے۔ بھونیشور میں لگائے جانے والے بک فیئرز میں بھی ہمیشہ شامل ہوتے تھے۔ نرم مزاج، ملنسار اور جماعتی خدمت کا جذبہ رکھنے والے ایک نیک اور مخلص نوجوان تھے۔ صبح سویرے اُٹھ کر نماز پڑھنا اور ورزش کرنا ان کا روز کا معمول تھا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10؍اگست 2019ء بروز ہفتہ مسجد مبارک اسلام آباد میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

پہلا نکاح عزیزہ مریم النساء کا ہے جو محمد عالم صاحب (گلارچی بدین) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم ریحان احمد (مربی سلسلہ پاکستان) ابن عزیز احمد صاحب کے ساتھ ایک لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ دونوں طرف سے وکیل مقرر کیے گئے ہیں۔ لقمان احمد صاحب لڑکی کی طرف سے اور آفتاب احمد ملہی صاحب لڑکے کی طرف سے وکیل ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ زویا احمد کا ہے جو امجد احمد صاحب (لندن) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم نفیس احمد قمر (مربی سلسلہ لندن) ابن ظریف احمد قمر صاحب کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ عطیۃ المصور (واقفۂ نو) کا ہے جو مبشر احمد صاحب (ربوہ) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم لبیب احمد اطہر (متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ) کے ساتھ جو طاہر محمود صاحب کے بیٹے ہیں ایک لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکے کی طرف سے مبشر احمد صاحب بطور وکیل مقرر ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ کنزیٰ محمود (واقفۂ نو) کا ہے جو محمود احمد بھٹی صاحب (شہید) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم عامر مہاراج (واقف نو) ابن نصیر مہاراج صاحب کینیڈا کے ساتھ دس ہزار کنیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔ نصیر الدین بابر صاحب لڑکی کی طرف سے وکیل مقرر ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کرواتے ہوئے لڑکے سے انگریزی میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ مریم کا ہے جو خالد محمود صاحب (نواب شاہ) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عطاء الکریم (واقف نو) ابن غلام مصطفیٰ صاحب (ناصر آباد سندھ) کے ساتھ ایک لاکھ اسی ہزار پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ دونوں طرف سے وکیل مقرر کیے گئے ہیں۔ فخر الحق شمس صاحب لڑکی کی طرف سے اور خواجہ ایاز احمد صاحب لڑکے کی طرف سے وکیل ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ سحرش ناز بنت مبارک احمد طاہر صاحب (کینیڈا) کا ہے، جو عبد المعید انیس (کینیڈا) ابن وزیر خان صاحب (ڈیرہ غازی خان) کے ساتھ دس ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔ یہ لڑکا عبدالکریم عرف بے وَس کملا صاحب کا پوتا ہے۔ دونوں طرف سے وکیل مقرر ہیں۔ شاہد محمود صاحب لڑکی کی طرف سے اور بشیر احمد صاحب لڑکے کی طرف سے وکیل ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ مناہل بربوش کا ہے جو عبادہ بربوش صاحب (لندن) کی بیٹی ہیں۔ عبادہ بربوش صاحب ہمارے ''التقویٰ'' رسالہ کے ایڈیٹر ہیں۔ اس کا نکاح عزیزم فیضان منور ابن منور احمد صادق صاحب (لندن) کے ساتھ پندرہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ سارہ مبارکہ ناصر بنت سید محمد ناصر عارف کا ہے جو عزیزم سنجیو مینی ابن روشن مینی صاحب یوکے کے ساتھ پینتالیس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر قرار پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کرواتے ہوئے لڑکے سے انگریزی میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر ان تمام رشتوں کے بابرکت ہونے کیلیے دعا کروائی۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ

انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 12؍نومبر 2019)

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

مومنین کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں

(خطبہ جمعہ 24؍مئی 2019)

طالبِ دُعا: ذیشان احمد ولد سردار احمد صاحب مرحوم اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ امروہہ (یو.پی)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

دنیاوی خواہشات کے شرک سے بچنے کی بھی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ 24؍مئی 2019)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

مُلکی رپورٹیں

22واں سالانہ اجتماع واقفات نو قادیان

مورخہ 10، 11، 12 نومبر 2019ء بمقام نصرت جہاں ہال قادیان 22واں سالانہ اجتماع واقفات نو قادیان منعقد ہوا۔ نماز تہجد صبح 4:40 پر مسجد مبارک میں ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد خصوصی درس ہوا جس میں معاونات و واقفات نو اور مائیں بھی شامل ہوئیں۔ بعدہ مزار مبارک سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر پر اجتماعی دعا ہوئی۔ افتتاحی پروگرام کا آغاز مکرمہ بشریٰ پاشا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت نے افتتاحی تقریر کی جس میں آپ نے واقفات نو و والدین کی ذمہ داریوں کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب مورخہ 28 نومبر 2016 کا خلاصہ پیش کیا اور افتتاحی دعا کروائی۔ اس اجتماع میں قادیان کی 3 سے 21 سال تک کی واقفات نو نے شمولیت کی۔ واقفات نو قادیان کے چھ گروپ ذہانت، صداقت، لیاقت، دیانت، شرافت اور امانت بنائے گئے ہیں۔ تمام گروپس کی واقفات نے مقابلہ حسن قرات، نظم خوانی، تقاریر، بیت بازی، اور کوئز میں حصہ لیا۔ نیز مقابلہ حفظ قرآن، حفظ قصیدہ، مقالہ نویسی، دس شرائط بیعت اور خلاصہ خطبہ میں بھی حصہ لیا۔ امسال پہلی بار سائنس نمائش کا بھی انعقاد کیا گیا جس میں واقفات نے اپنے اپنے پروجیکٹس پیش کئے۔ اجتماع کے آخری دن محترمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان نے تقریر کی جس میں آپ نے وقف کی اہمیت کو سمجھنے اور پنجوقتہ نمازوں کے ساتھ نوافل ادا کرنے اور باقاعدگی سے قرآن مجید مع ترجمہ پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔ اختتامی خطاب کے بعد مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والی واقفات نو میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

(امتہ الہادی شیریں معاونہ واقفات نو قادیان)

جلسہ پیشوایان مذاہب بمقام ساندھن صوبہ اُتر پردیش

نظارت دعوت الی اللہ شمالی ہند کے زیر اہتمام صوبہ اتر پردیش میں بمقام ساندھن ضلع آگرہ مورخہ 24 نومبر 2019 کو تبلیغی جلسہ بعنوان پیشوایان مذاہب منعقد کیا گیا۔ اس جلسے کے انعقاد کی غرض یہ تھی کہ اس کے ذریعہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ''پیغام صلح'' اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب ''ورلڈ کرائسز اینڈ دی پاتھ وے ٹو پیس'' کی روشنی میں ہر مذہب کے لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ اصولوں کے مطابق صلح کی طرف بلایا جائے اور ایک اللہ کی عبادت اور تعلق باللہ کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اس جلسہ میں 500 افراد نے شرکت کی جس میں اکثریت ہندوؤں کی تھی۔ مکرم رفیق احمد بیگ صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ اور مکرم شیخ مجاہد احمد شاستری صاحب ایڈیٹر اخبار بدر ہندی نے جماعت کی نمائندگی میں تقاریر کیں۔ نیز دیگر مذاہب کے نمائندگان نے بھی اپنے تاثرات بیان کیے اور جماعت کی امن و سلامتی اور مذہبی رواداری کو فروغ دینے کی کاوشوں کو سراہا۔

ہومیوپیتھی میڈیکل کیمپ: اس موقع پر ہیومینٹی فرسٹ کی طرف سے فری ہومیوپیتھی کیمپ کا بھی لگایا گیا اور 400 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔ اس جلسہ کی خبریں چار مقامی و قومی اخبارات میں شائع ہوئیں جس کے ذریعہ تین لاکھ سے زائد افراد تک پیغام حق پہنچا۔

(محمد حمید کوثر، ناظر دعوت الی اللہ شمالی ہند)

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے پچاسویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کے 41ویں سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

قادیان دارالامان میں مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا 50واں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا 41واں سالانہ اجتماع مورخہ 18 تا 20 ر اکتوبر 2019ء کو منعقد کیا گیا۔ امسال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا پچاسواں سالانہ اجتماع ہونے کی وجہ سے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے بعض خصوصی پروگرامز بھی منعقد ہوئے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تاریخی اجتماع کی Theme ''تعلق باللہ'' تجویز فرمائی۔ اس تاریخی اجتماع میں ہندوستان کے 22 صوبہ جات کی کل 265 مجالس سے 2728 خدام و اطفال شامل ہوئے جن میں 324 نومبائعین بھی تھے۔

مورخہ 18 ر اکتوبر 2019ء کو نماز تہجد، نماز فجر اور خصوصی درس سے اجتماع کے پروگراموں کا آغاز ہوا۔ اجتماع کی افتتاحی تقریب اسی روز بعد نماز جمعہ منعقد کی گئی جس میں لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا گیا۔ اجتماع میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مبارک پیغام برموقع سالانہ اجتماع بنام خدام و اطفال بھارت حاضرین کو پڑھ کر سنایا گیا اور سالانہ کارگزاری رپورٹ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت پیش کی گئی۔ حضور انور کا روح پرور پیغام ہندوستان کی 6 علاقائی زبانوں (انگریزی، بنگالی، اُڑیہ، تمل، ملیالم اور ہندی) میں ترجمہ کروا کر خدام و اطفال میں تقسیم کیا گیا۔ اس سہ روزہ اجتماع میں خدام و اطفال کے مابین مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے جن میں خدام و اطفال نے ذوق وشوق سے حصہ لیا۔ اجتماع کے دوسرے روز مجلس اطفال الاحمدیہ کی تقریب منعقد ہوئی جس میں مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کی سالانہ کارگزاری رپورٹ پیش کی گئی۔ اسی روز مکرم شعیب احمد صاحب صدر مجلس صحت کی زیر صدارت ورزشی مقابلہ جات کا رسمی افتتاح بھی عمل میں لایا گیا جس میں ملکی پرچم لہرایا گیا۔ اس اجتماع میں ''تبلیغ'' کے عنوان سے خصوصی عارضی نمائش کا اہتمام کیا گیا جس میں تبلیغ کے متعلق مختلف Workshops منعقد ہوئے جن سے خدام و اطفال نے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ (انڈیا، نیپال، بھوٹان) نے بھی اس نمائش کا وزٹ کر کے خدام و اطفال کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اجتماع کے موقع پر خلفاء کرام کی عظیم الشان روحانی قیادت میں بھارت کے اجتماعات کی تدریجی ترقی اور خلفاء کرام کی خدام احمدیت سے توقعات اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خدام الاحمدیہ کو ارشادات پر مشتمل ایک خصوصی ڈاکومنٹری بھی دکھائی گئی۔

امسال پچاسویں اجتماع کے موقع پر حضور انور کی منظوری سے خدام الاحمدیہ کے Logo کے ساتھ T-Shirts، Caps، Keyrings اور Pens تیار کروائے گئے۔ نیز حضور انور کی منظوری سے پریس کانفرنس کا بھی انعقاد کیا گیا جس میں 27 مختلف پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے نمائندگان شامل ہوئے۔ مختلف صوبائی اخبارات اور ٹی وی چینلز میں اجتماع کی خبریں شائع اور نشر ہوتی رہیں۔ اس موقع پر وفود کی شکل میں مختلف صوبہ جات سے تعلق رکھنے والے خدام و اطفال کو مقامات مقدسہ کی زیارت اور تعارف کرانے کا پروگرام بھی رکھا گیا جس سے 112 خدام نے استفادہ کیا۔ اجتماع کی اختتامی تقریب مورخہ 20 ر اکتوبر 2019ء کی شام کو زیر صدارت محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ (انڈیا۔ نیپال۔ بھوٹان) منعقد ہوئی۔ اختتامی تقریب میں ہندوستان بھر کی مجالس میں سے حسن کارگزاری کے لحاظ سے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کی مجالس کو سیدنا حضور انور کے بابرکت دستخطوں والی سندات سے محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ (انڈیا، نیپال، بھوٹان) نے نوازا جس کے بعد محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ نے اجتماعی دعا کرائی جس کے ساتھ اجتماع کے پروگرامز اختتام پذیر ہوئے۔

قادیان دارالامان میں مجلس انصار اللہ بھارت کے 39ویں سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

مورخہ 18 تا 20 ر اکتوبر 2019ء کو قادیان دارالامان میں مجلس انصار اللہ بھارت کا 39واں سالانہ اجتماع نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں انڈیا کے 23 صوبہ جات کی 207 مجالس سے 1210 انصار بزرگان نے شرکت کی۔ مورخہ 18 ر اکتوبر 2019ء کو پرچم کشائی اور اجتماعی دعا کے بعد صدر مجلس انصار اللہ بھارت کی زیر صدارت افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز پیغام حاضرین کو پڑھ کر سنایا گیا نیز مجلس انصار اللہ بھارت کی سالانہ کارگزاری رپورٹ بابت سال 2018-19ء پیش کی گئی۔ اجتماعی دعا سے افتتاحی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ بعدہ مختلف مجالس سے تشریف لانے والے انصار اراکین کے مابین علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد کئے گئے۔ مورخہ 19 ر اکتوبر 2019ء کو مکرم ناظر صاحب نشر و اشاعت کی زیر صدارت ایک خصوصی تربیتی نشست منعقد کی گئی جس میں خلافت احمدیہ سے وابستگی، نماز کے قیام اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں اور تقویٰ کے حصول کے موضوعات پر علماء سلسلہ نے تقاریر کیں۔ اجتماع کے موقع پر خصوصی علمی نمائش بھی لگائی گئی جس سے حاضرین نے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ مورخہ 20 ر اکتوبر کو اجتماع کی اختتامی تقریب محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ (انڈیا۔ نیپال۔ بھوٹان) کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ محترم ناظر اعلیٰ صاحب قادیان نے انصار بزرگان سے خطاب فرمایا۔ بعدازاں محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ (انڈیا۔ نیپال۔ بھوٹان) نے حسن کارگزاری کے اعتبار سے پہلی دس پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک دستخط والی خصوصی سندات تقسیم کیں۔ اجتماعی دعا سے اجتماع کے پروگرام اختتام پذیر ہوئے۔

(کے. طارق احمد، انچارج شعبہ پریس اینڈ میڈیا بھارت)

غیر اقوام میں شادی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ہماری قوم میں یہ بھی ایک بد رسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے۔ یہ سراسر تکبر اور نخوت کا طریقہ ہے جو احکام شریعت کے بالکل برخلاف ہے۔ بنی آدم سب خدا تعالیٰ کے بندے ہیں۔ رشتہ ناطہ میں یہ دیکھنا چاہئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت میں مبتلا تو نہیں جو موجب فتنہ ہو اور یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ (الحجرات:14) یعنی تم میں سے خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ تر بزرگ وہی ہے جو زیادہ تر پرہیزگار ہے۔''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 48، 49، مطبوعہ قادیان 2003)

(نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9881: مَیں فریدہ بیگم زوجہ مکرم ناصر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی، ساکن دارالبرکات ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15؍ستمبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کی رِنگ اور گلے کا ہار وزن 10 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی: پازیب 20 گرام، حق مہر -/35,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فضل نعیم مبلغ سلسلہ　　الامۃ: فریدہ بیگم　　گواہ: شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ

مسل نمبر 9882: مَیں نرگس بانو زوجہ مکرم شیخ عمران صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن دارالسلام ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16؍ستمبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے جھمکے، گلے کا ہار، مانگ ٹیکا، چوڑیاں (کل وزن 80 گرام، 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پازیب، کمر بند، انگوٹھی (کل وزن 150 گرام) حق مہر -/1,11,101 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ہارون رشید　　الامۃ: نرگس بانو　　گواہ: سید فضل نعیم مبلغ سلسلہ

مسل نمبر 9883: مَیں حسینہ بیگم زوجہ مکرم تجمل علی خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 17؍ستمبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/32,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ　　الامۃ: حسینہ بیگم　　گواہ: سید فضل نعیم مبلغ سلسلہ

مسل نمبر 9884: مَیں رخسانہ آرا بیگم بنت مکرم تجمل علی خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 17؍ستمبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فضل نعیم مبلغ سلسلہ　　الامۃ: رخسانہ آرا بیگم　　گواہ: شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ

مسل نمبر 9885: مَیں شیخ حارث احمد ولد مکرم شیخ طاہر الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن OSAP (6th Batallion) ڈاکخانہ چولیہ گنج ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15؍اگست 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فضل نعیم مبلغ سلسلہ　　العبد: شیخ حارث احمد　　گواہ: جمال شریعت احمد

مسل نمبر 9886: مَیں حامدہ نسرین زوجہ مکرم شیخ اعجاز صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی، ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16؍ستمبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کا پھول، گلے کا ہار، چوڑیاں (کل وزن 30 گرام 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: پازیب 100 گرام، حق مہر -/35,125 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ　　الامۃ: حامدہ نسرین　　گواہ: سید فضل نعیم مبلغ سلسلہ

مسل نمبر 9887: مَیں شیخ انصاری ولد مکرم شیخ داروغہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 38 سال پیدائشی احمدی، ساکن دارالانوار ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 18؍ستمبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از زراعت ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فضل نعیم مبلغ سلسلہ　　العبد: شیخ انصاری　　گواہ: شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ

مسل نمبر 9888: مَیں حیدر خان ولد مکرم حسن خان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پنشنر عمر 58 سال پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 11؍اکتوبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ہارون رشید مبلغ سلسلہ　　العبد: حیدر خان　　گواہ: سید فضل نعیم مبلغ سلسلہ

مسل نمبر 9889: مَیں گلشن آرا بیگم زوجہ مکرم مولوی شیخ طیب احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 9؍مئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد درج ذیل ہے۔ زیور طلائی 70 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی 150 گرام، حق مہر -/60,751 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: شیخ طیب مبلغ سلسلہ　　الامۃ: گلشن آرا بیگم　　گواہ: مبشر احمد خان معلم سلسلہ

مسل نمبر 9890: مَیں رضیہ بیگم زوجہ مکرم فضل محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 75 سال پیدائشی احمدی، ساکن گدلی ڈاکخانہ بھانگوان ضلع امرتسر صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16؍نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/10000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فضل محمد　　الامۃ: رضیہ بیگم　　گواہ: مبارک میر

مسل نمبر 9891: مَیں آمنہ بیگم زوجہ مکرم سراج دین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال، ساکن گدلی ڈاکخانہ بھانگوان ضلع امرتسر صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16؍نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: مبارک میر　　الامۃ: آمنہ بیگم　　گواہ: ناصر خادم

ارشادِ نبوی ﷺ

خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی

(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail: khalid@alladinbuilders.com

PHLOX

All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED

MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)

Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405

E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM

WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair

زید آٹو رِپیئر

Mob. 9041492415 - 9779993615

Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles

Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station

Harchowal Road, White Avenue Qadian

طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

برانچ

دانش منزل (قادیان)

دگل کالونی (خانپور، دہلی)

طالب دعا

آصف ندیم

جماعت احمدیہ دہلی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY

Propritor: Asif Nadeem

Mob: +919650911805 +919821115805

Email: info@easysteps.co.in

EasySteps®

Walk with Style!

Manufacturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear

مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں

Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62

Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination for royal weddings & celebrations.

 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate

HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201

Contact Number : 09440023007, 08473296444

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union

Money Gram-X Press Money

Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

Contact : 9815665277

Propritor : Nasir Ibrahim

(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

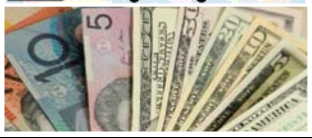

Prop. Mir Ahmed Ashfaq

Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.

WEIGH BRIDGE

100 TONS ELECTRONIC TRAILER WEIGH BRIDGE

NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

طالب دعا:

شیخ حاتم علی

گاؤں اُتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر

ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ

(مغربی بنگال)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem

S.A. POULTRY HOUSE

Broiler Integration & Feeds

(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :

Cuttlery Building

Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR

Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان

Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں

098141-63952

نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH

Why MBBS in Bangladesh?

• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure

DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES

The Admissions avaliable in following Medical Colleges

• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka

Some of the Women's Medical Colleges are

• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka

Bilal Mir

Needs Education Kashmir

An ISO 9001:2008Certified consultancy

Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India

Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME

PROPERTY MANAGEMENT

طالب دعا

Mohammed Anwarullah

Managing Partner

+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street

R.S. Palya, Kammanahalli

Main Road, Bangalore - 560033

E-Mail : anwar@griphome.com

www.griphome.com

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 64)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

Love for All Hatred for None
99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem
MASROOR HOTEL
TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE
Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

NISHA LEATHER
Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133
طالب دعا: مجیب عالم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

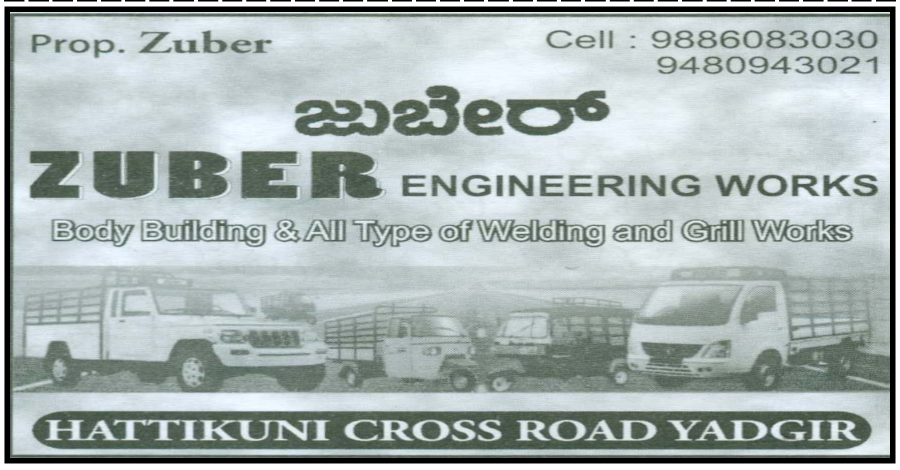

INDIAN ROLLING SHUTTERS
IRS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

وَسِّعْ مَکَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT
Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com
CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS
طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
تلنگانہ

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)
99633 83271
Pro. SK.Sultan
97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

Alam Associates
Architect & Engineers
+91 9032667993
alamassociates18@gmail.com
22-7-269/1/2/B, Dewan Devdi, Hyderabad - 500002. (T.S.)
Mobile : 8978952048
lordsshoe.co@gmail.com
NEW Lords SHOE CO.
(WHOLESALE & RETAIL)
DEALERS IN : CHINA, DELHI & JALANDHAR LADIES AND GENTS SLIPPERS
16-10-27/105/B2, Malakpet, Hyderabad - 500 036. Telangana.

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (آل عمران:134)

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم رحم کیے جاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM

B.O AHMED FRUITS

Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)

Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ (آل عمران:103)

اَے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اُس کے تقویٰ کا حق ہے

Prop. AFZAL SYED

Cell: +91-7207059581
+91-9100415876

MWM
METAL & WOOD MASTERS

Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اس کا جواب دینے کیلئے
اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس لوٹا دے گا تا کہ مَیں اس کے سلام کا جواب دے سکوں

(ابوداؤد، کتاب المناسک)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی اور
آگ اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے

(سنن دارمی، کتاب الجہاد)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چِنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

تم لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے از خود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ
بس اسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے، اس وقت کہہ سکیں گے
کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: تنویر احمد بانی (زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ کلکتہ) بنگال

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہوگا
اس وقت تک خدا تعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہوسکتا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہر احمدی اپنے آپ کو
تقویٰ میں بڑھانے کیلئے جدوجہد کرے

(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبرکوٹ (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اپنے نیک نمونے کے ذریعہ
لوگوں کے دلوں کو اسلام احمدیت کیلئے جیتنے کی کوشش کریں

(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

10 Years Quality Service 2003-2013

Study Abroad

سٹڈی ابراڈ

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

All Services free of Cost

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

- NAFSA Member Association , USA.

- Certified Agent of the British High Commission
- Trusted Partner of Ireland High Commission
- Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

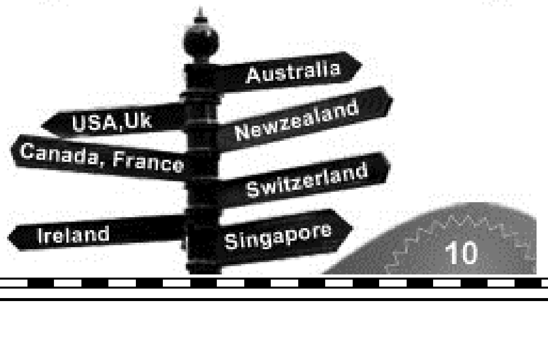

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal

Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 68 Thursday 12 - December - 2019 Issue. 50

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 6 ردسمبر 2019 بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج جن بدری صحابی کا میں ذکر کروں گا ان کا نام حضرت ہلال بن امیہ واقفی ۔ حضرت ہلال بن امیہ قدیمی اسلام قبول کرنے والے تھے حضرت ہلال غزوہ تبوک میں شامل نہ ہو سکے تھے۔ آپ ان تین انصار صحابہ میں سے تھے جو غزوہ تبوک میں بغیر کسی عذر کے شامل نہ ہو سکے تھے۔ دوسرے دو صحابہ کعب بن مالک اور مرارۃ بن ربیع تھے۔ ان کے بارے میں قرآن کریم میں یہ آیت بھی نازل ہوئی تھی کہ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○ اور ان تینوں پر بھی اللہ توبہ قبول کرتے ہوئے جھکا جو پیچھے چھوڑ دیئے گئے تھے یہاں تک کہ جب زمین ان پر باوجود فراخی کے تنگ ہوگئی اور ان کی جانیں تنگی محسوس کرنے لگیں اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے پناہ کی کوئی جگہ نہیں مگر اسی کی طرف۔ پھر وہ ان پر قبولیت کی طرف مائل ہوتے ہوئے جھک گیا تا کہ وہ توبہ کر سکیں اور یقیناً اللہ ہی بار بار توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

غزوہ تبوک 9 رہجری میں ہوئی تھی۔ صحیح بخاری میں ایک تفصیلی روایت بھی ہے جس میں ان تینوں صحابہ کے پیچھے رہ جانے کا تذکرۃ بیان ہوا ہے۔ حضرت کعب بن مالک کے پوتے عبدالرحمن اپنے والد عبداللہ بن کعب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب بن مالک نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی غزوہ میں بھی پیچھے نہیں رہا جو آپ نے کیا ہو سوائے غزوہ تبوک کے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف قریش کے قافلے کو روکنے کے ارادے سے نکلے تھے مگر نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ نے ان کو دشمن سے ٹکرا دیا۔ اور میری یہ حالت تھی کہ میں کبھی بھی اتنا تنومند اور خوشحال نہیں تھا جتنا کہ اس وقت جبکہ میں آپ سے غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گیا تھا۔ اس سے پہلے کبھی بھی میرے پاس سواری کے اونٹ اکٹھے نہیں ہوئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کیلئے سخت گرمی کے وقت نکلے اور آپ کے سامنے دور دراز کا سفر اور غیر آباد بیابان اور دشمن تھا جو بہت بڑی تعداد میں تھا۔ آپ نے مسلمانوں کو ان کی حالت کھول کر بیان کر دی تا کہ وہ اپنے حملے کے لئے تیاری کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر مسلمانوں نے سفر کی تیاری شروع کر دی۔ میں صبح کو جاتا تا میں بھی ان کے ساتھ سفر کی تیاری کروں میں واپس لوٹتا اور کچھ بھی نہ کیا ہوتا۔ میں اپنے دل میں کہتا کہ میں تیاری کر سکتا ہوں سامان میرے پاس موجود ہے یہ خیال مجھے لیت و لعل میں رکھتا رہا یہانتک کہ لوگوں نے تیاری کر لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح روانہ ہو گئے اور مسلمان بھی آپ کے ساتھ روانہ ہوئے اور میں نے اپنے سفر کی تیاری میں سے کچھ بھی نہ کیا تھا۔ میں نے سوچا کہ آپ کے جانے سے ایک دن یا دو دن بعد تیاری کر لوں گا اور پھر ان سے جا ملوں گا۔ بہر حال کہتے ہیں کہ اس کے بعد بھی میں تیاری نہ کر سکا اور میرا یہی حال رہا یہاں تک کہ تیزی سے سفر کرتے ہوئے لشکر بہت آگے نکل گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک پہنچنے سے قبل مجھے یاد نہ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں لوگوں کے ساتھ بیٹھے تھے جب آپ نے پوچھا کہ کعب کہاں ہے؟ بنو سلمٰی میں سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ اس کو اس کی دو چادروں نے اور اس کے اپنے دائیں بائیں مڑ کر دیکھنے نے روک رکھا تھا۔ حضرت معاذ بن جبل نے یہ سن کر کہا کہ یا رسول اللہ اس کے متعلق ہمیں اچھا ہی تجربہ ہے۔ نہ اس میں کوئی فخر ہے نہ تکبر ہے نہ منافقت ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر خاموش ہو گئے۔ حضرت کعب بن مالک کہتے تھے کہ جب مجھے یہ خبر پہنچی کہ آپ واپس آ رہے ہیں تو مجھے فکر ہوئی اور میں جھوٹی باتیں سوچنے لگا کہ کس بات سے کل آپ کی ناراضگی سے بچ جاؤں۔ لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آن پہنچے تو میرے دل سے سارے جھوٹے خیالات کافور ہو گئے اور میں نے سمجھ لیا کہ میں کبھی بھی آپ کے غصہ سے ایسی بات سے بچنے والا نہیں جس میں جھوٹ ہو۔ اس لئے میں نے آپ سے سچ سچ بیان کرنے کی ٹھان لی۔ جب آپؐ مسجد تشریف لائے تو پیچھے رہ جانے والے لوگ آپ کے پاس آ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عذر بیان کرنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ان کے ظاہری عذر مان لئے اور ان سے بیعت لی اور ان کے لئے استغفار کیا اور ان کا اندرونہ اللہ کے سپرد کیا۔ پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جب میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض شخص کی طرح مسکرائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگے آؤ۔ میں آیا اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے مجھ سے پوچھا کہ کس بات نے تمہیں پیچھے رکھا ہے۔ کیا تم نے سواری نہیں خریدی تھی۔ میں نے کہا ہاں اللہ کی قسم میں ایسا ہوں کہ اگر آپ کے سوا دنیا کے لوگوں میں سے کسی اور کے پاس بیٹھا ہوتا تو میں سمجھتا ہوں کہ میں ضرور ہی اس کی ناراضگی سے عذر کر کے بچ جاتا مگر اللہ کی قسم میں جانتا تھا کہ اگر میں نے آج آپ سے کوئی ایسی جھوٹی بات بیان کی جس سے آپ مجھ پر راضی ہو گئے تو اللہ عنقریب مجھ پر آپ کو ناراض کر دے گا۔ اگر میں آپ سے سچی بات بیان کروں گا جس کی وجہ سے آپ مجھ پر ناراض ہوں تو میں اس میں اللہ کے عفو کی امید رکھتا ہوں۔ پھر حضرت کعب نے عرض کیا کہ اللہ کی قسم میرے لئے کوئی عذر نہیں تھا۔ اللہ کی قسم میں کبھی بھی ایسا تنومند اور آسودہ حال نہیں ہوا جتنا کہ اس وقت تھا جب آپ سے پیچھے رہ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا اس نے سچ بیان کیا ہے پھر آپ نے فرمایا کہ اٹھو یہاں تک کہ اللہ تمہارے متعلق کوئی فیصلہ کرے۔ میں اٹھ کر چلا گیا اور بنو سلمٰی میں سے بعض لوگ بھی اٹھ کر میرے پیچھے ہو لئے۔ انہوں نے مجھے کہا کہ تم یہ بھی نہ کر سکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی بہانہ ہی بناتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمہارے لئے استغفار کر دینا ہی تمہارے اس گناہ بخشانے کے لئے کافی تھا۔ میں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ کیا میرے ساتھ اور کوئی بھی ہے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کا اقرار کیا ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ دو اور شخص ہیں اور ان کو بھی وہی جواب ملا ہے جو تمہیں دیا گیا ہے۔ میں نے کہا وہ کون ہیں۔ کہنے لگے کہ ایک وہ مرارۃ بن ربیع عمری ہیں اور دوسرے ہلال بن امیہ واقفی ہیں۔ حضرت کعب کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھ سے ایسے دو نیک آدمیوں کا ذکر کیا جو بدر میں شریک ہو چکے تھے ان دونوں میں میرے لئے نمونہ تھا۔ پس میں ان کے پاس سے چل پڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہم سے بات چیت کرنے سے منع کر دیا۔

لوگ ہم سے کترانے لگے گویا کہ ہم سے بالکل ناآشنا ہیں۔ اس اثنا میں کہ میں مدینہ کے بازار میں چلا جا رہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ اہل شام کے نبطیوں میں سے ایک نبطی کہہ رہا تھا کہ کعب بن مالک کا کون بتائے گا۔ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا وہ میرے پاس آیا تو اس نے غسان کے بادشاہ کی طرف سے ایک خط مجھے دیا اس میں یہ مضمون تھا کہ اما بعد مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تمہارے ساتھی نے تمہارے ساتھ سختی کا معاملہ کر کے تمہیں الگ تھلگ چھوڑ دیا ہے اور تمہیں تو اللہ تعالیٰ نے کسی ایسے گھر میں پیدا نہیں کیا جہاں ذلت ہو اور تمہیں ضائع کر دیا جائے۔ تم ہم سے آ کر ملو ہم تمہاری خاطر مدارات کریں گے۔ کہتے ہیں جب میں نے یہ خط پڑھا میں نے کہا یہ بھی ایک آزمائش ہے۔ میں وہ خط لے کر تنور کی طرف گیا اور اس میں اس کو ڈال دیا۔ جب پچاس راتوں میں سے چالیس راتیں گزریں تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ملا کہ تم اپنی بیوی سے الگ ہو جاؤ۔ میں نے پوچھا کیا میں اسے طلاق دے دوں۔ اس نے کہا کہ اس سے الگ رہو اور اس کے قریب نہ جاؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دونوں ساتھیوں کو بھی ایسا ہی کہلا بھیجا۔ اس کے بعد کہتے ہیں میں دس راتیں اور ٹھہرا رہا۔ پچاسویں رات کی صبح نماز فجر کے بعد میں اپنے گھر کی چھت پر تھا کہ اس اثنا میں میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو سلع پہاڑ پر چڑھ کر بلند آواز سے پکار رہا تھا کہ اے کعب بن مالک تمہیں بشارت ہو۔ یہ میں سن کر سجدے میں گر پڑا اور سمجھ گیا کہ مصیبت دور ہو گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کے بعد یہ اعلان فرمایا کہ اللہ نے مہربانی کر کے ہماری غلطی کو معاف کر دیا ہے۔ یہ سن کر لوگ ہمیں خوشخبری دینے کیلئے ہماری طرف آئے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا گیا اور لوگ مجھے فوج در فوج ملتے اور توبہ کی قبولیت کی وجہ سے مجھے مبارکباد دیتے۔ کہتے تھے کہ تمہیں مبارک ہو جو اللہ نے تم پر رحم کر کے توبہ قبول کی ہے۔ حضرت کعب کہتے تھے کہ آخر میں مسجد پہنچا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہیں آپ کے ارد گرد لوگ ہیں۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ مجھے دیکھ کر میرے پاس دوڑے آئے اور مجھ سے مصافحہ کیا اور مبارکباد دی۔ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو السلام علیکم کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ کا چہرہ چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا تمہیں بشارت ہو نہایت ہی اچھے دن کی۔ ان دنوں میں سے جب سے تمہاری ماں نے تمہیں جنا ہے میں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا یہ بشارت آپ کی طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش ہوتے تھے تو آپ کا چہرہ ایسا روشن ہو جاتا کہ گویا وہ چاند کا ٹکڑا ہے۔ اور ہم اس سے آپ کی خوشی پہچان لیا کرتے تھے۔ جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا تو میں نے کہا یا رسول اللہ میں اس توبہ کے قبول ہونے کے عوض اپنی جائداد سے دستبردار ہوتا ہوں جو اللہ اور اس کے رسول کی خاطر صدقہ ہو گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی جائداد میں سے کچھ اپنے لئے بھی رکھو کیونکہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے کہا اپنا وہ حصہ رکھ لیتا ہوں جو خیبر میں ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! اللہ نے مجھے صدق کی وجہ سے نجات دی اور میری توبہ میں سے یہ بھی ہے کہ میں ہمیشہ ہی سچ بولا کروں گا جبتک کہ میں زندہ رہوں گا۔

جنگ تبوک کی تیاری کا سبب یہ امر بنا کہ شام کے نبتی قبیلہ کے لوگ جو تیل کی تجارت کیلئے مدینہ سفر کرتے تھے ان کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ خبر ملی کہ قیصر روم کا ایک لشکر قیصر کے ساتھ ملک شام میں اکٹھا ہوا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ خبر ملی اس وقت لوگوں میں طاقت نہیں تھی تاہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں میں کوچ کا اعلان کروایا اور انہیں اس جگہ کے بارے میں آگاہ کر دیا جس طرف سفر کرنا تھا تا کہ وہ اس کے لئے تیاری کر سکیں۔

صحابہؓ نے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کیں۔ لوگوں نے اپنے اثاثے اکٹھے کرنے شروع کئے اور اپنے گھروں میں سے تلاشیاں لے کر سامان اکٹھا کیا تا کہ اس جنگ میں شامل ہوں۔ بعض لوگ پیدل اور ننگے پاؤں ہی اس جنگ میں چل پڑے۔ حضرت عمر نے اپنا آدھا مال اور حضرت ابوبکرؓ نے اپنے گھر کا پورا سامان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔

حضور انور نے فرمایا: اس وقت ایک اعلان بھی ہے شعبہ وقف نو کی طرف سے کہ انہوں نے ایک ویب سائٹ بنائی ہے وقف نو کی waqfenauintl.org کے نام سے جس کا آج انشاء اللہ اجرا بھی ہوگا۔ یہ ویب سائٹ آج سے شروع ہوگی انشاء اللہ اور جو واقفین ہیں اور جو واقفین نو کے والدین ہیں وہ ضرور اس سے استفادہ کریں۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad